نمبر ۶۸ | مورخہ ۶ر دسمبر سنہ ۱۹۳۰ء | یوم ہفتہ | مطابق ۱۵ر رجب سنہ ۱۳۴۹ھ | جلد ۱۸

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے گذشتہ سال کے سالانہ جلسہ پر خواتین کے مجمع میں تقریر کرتے ہوئے عورتوں کو علم سیکھنے کی طرف توجہ دلائی۔ اور فرمایا تھا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دو کتابیں "کشتی نوح" اور "شہادت القرآن" مقرر کی جاتی ہیں۔ اگلے جلسہ پر ان کتابوں کا امتحان لیا جائے گا۔ تین دسمبر سے حضور نے خواتین کے لئے ان کتابوں کا درس شروع فرمایا ہے:۔

خانصاحب شیخ عبدالعزیز صاحب سکرٹری انجمن حمایت اسلام لاہور ۴۔ دسمبر تشریف لائے:۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

دوسرے کی ذلت اور رسوائی کیلئے فوراً مونہہ نہ کھولو

خدا تعالےٰ کی ستاری ایسی ہے۔ کہ وہ انسان کے گناہ اور خطاؤں کو دیکھتا ہے۔ لیکن اپنی اس صفت کے باعث اس کی غلط کاریوں کو اس وقت تک جب تک کہ وہ اعتدال کی حد سے نہ گذر جائیں ڈھانپتا ہے۔ لیکن انسان کسی دوسرے کی غلطی دیکھتا بھی نہیں۔ اور شور مچاتا ہے۔ کہ اصل بات یہ ہے۔ کہ انسان کم حوصلہ ہے۔ اور خدا تعالےٰ کی ذات حلیم و کریم ہے۔ ظالم انسان اپنے نفس پر ظلم کر بیٹھتا ہے۔ اور کبھی کبھی خدا تعالےٰ کے حلم پر پوری اطلاع نہ رکھنے کے باعث بے باک ہو جاتا ہے۔ اس وقت ذوانتقام کی صفت کام کرتی ہے اور پھر اسے پکڑ لیتی ہے۔ ہندو لوگ کہا کرتے ہیں۔ کہ پرمیشر اور اَنت میں دیر ہے۔ یعنے خدا حد سے بڑھی ہوئی بات کو عزیز نہیں رکھتا۔ با ایں ہمہ بھی وہ ایسا رحیم و کریم ہے۔ کہ ایسی حالت میں بھی اگر انسان نہایت خشوع اور خضوع کے ساتھ آستانہ الٰہی پر جا گرے۔ تو وہ رحم کے ساتھ اس پر نظر کرتا ہے۔ غرض یہ ہے کہ جیسے اللہ تعالےٰ ہماری خطاؤں پر معاً نظر نہیں کرتا۔ اپنی ستاری کے طفیل رسوا نہیں کرتا۔ تو ہم کو بھی چاہیئے۔ کہ ہر ایسی بات پر جو کسی دوسرے کی رسوائی یا ذلت پر مبنی ہو۔ فی الفور مونہہ نہ کھولیں۔ (الحکم ۱۶۔ جون ۱۸۹۹ء)

اسلامی ممالک کی خبریں اور اہم کوائف

انگورہ کی تمدنی حالت

حکومت مصر کے سفیر متعینہ ترکیہ نے ورود انگورہ اور صدر جمہوریہ سے ملاقات کرنے کے بعد اخبارات کو جو بیان دیا ہے۔ اس میں کہا:۔

میں انگورہ کو دیکھ کر بہت مسرور ہوا ہوں۔ انگورہ انسان کی کوششوں کا ایک بہترین نمونہ ہے۔ میرے خیال میں اس قدر کم مدت میں انگورہ جیسے عظیم الشان شہر کی تعمیر جس میں موجودہ دور ترقی کے مطابق تمام اشیاء موجود ہوں۔ بہت حیرت انگیز ہے۔ اگر انگورہ کی ترقی اسی طرح جاری رہی۔ تو بلاشبہ ترکی دارالسلطنت اپنی شاندار خصوصیات اور تمام دُنیا کے شہروں میں امتیازی اہمیت حاصل کرے گا۔

قاہرہ کے وکلاء کا احتجاج

معاصر "السیاسیہ" رقمطراز ہے۔ کہ قانون انتخاب اور جدید دستور کے نفاذ سے جو صورت حال پیدا ہوگئی ہے۔ اس کو مدنظر رکھتے ہوئے قاہرہ کے قانون پیشہ اصحاب نے ایک جلسہ کیا جس میں دستور جدید کے خلاف بالاتفاق احتجاج کیا گیا۔ وکلاء نے اپنے ایک مکتوب میں یہ ظاہر کیا ہے۔ کہ دستور تمام قوم کی امانت ہے۔ اس میں کوئی تغیر و تبدل نہ ہونا چاہیئے۔ موجودہ وزارت نے قوم کے ایک زبردست حق پر حملہ کیا ہے۔ اور ایک ایسا دستور نافذ کر دیا ہے۔ جس سے رائے عامہ کی قوت کا خاتمہ ہوگیا ہے۔ چونکہ ہم لوگ قانون و عدل کے امین ہیں۔ اس لئے ہم اپنا فرض سمجھتے ہیں۔ کہ اس جدید دستور کے خلاف صدائے احتجاج بلند کریں:۔

وزیراعظم مصر کا اعلان

موجودہ وزیراعظم مصر صدقی پاشا جنہوں نے مصر کے ترقی یافتہ دستور اساسی اور قانون انتخاب میں ترمیم کرکے اپنے وطن کو دستوری ترقی سے محروم کر دیا ہے۔ اسکندریہ میں ایک تقریر کرتے ہوئے کہا۔ میں دیکھ رہا ہوں۔ کہ کچھ لوگ جدید نظام نامہ سے آگ بگولا ہوگئے۔ ان کے غیظ و غضب کے شعلہ اپنی پوری تیزی سے بھڑک رہے ہیں۔ اور وہ نہایت سخت الفاظ میں بغیر سوچے سمجھے جدید دستور کی مخالفت کر رہے ہیں۔ دستور کا یہ تغیر قوم کے جمہوری حقوق پر ہرگز ہرگز اثر انداز نہ ہوگا۔ ہاں وہ لوگ جو اس دستور کے مخالف ہیں۔ ضرور اس کی وجہ سے نقصان میں رہیں گے۔ مجھے معلوم ہے۔ کہ ملک کے امن و امان کو درہم برہم کرنے کی کوشش کی جائیگی لیکن تمام اشخاص کو یہ معلوم ہو جانا چاہیئے۔ کہ میری حکومت ایسے تمام [illegible] ہار کو ہٹانے کے لئے تیار ہے۔ جو امن کے لئے ضروری ہیں۔

چین کے مسلمان

چینی حکومت میں مسلمانوں کو مرتبہ رفیع حاصل ہے۔ چین کے عربی مسلمان ہمیشہ ہتھیار بند رہتے ہیں۔ اور اسلحہ کی فراہمی میں اُن پر کوئی پابندی عائد نہیں۔ چین کے مسلمان مسکرات اور نشہ آور چیزوں سے پرہیز کرتے ہیں۔ یہاں تک کہ وہ افیون اور تمباکو کو بھی ہاتھ نہیں لگاتے حالانکہ چین کے غیر مسلم تمام دُنیا میں افیونی اور شرابی مشہور ہیں مگر شریعت اسلامیہ کی ممانعت کی وجہ سے مسلمان ان چیزوں کے پاس بھی نہیں پھٹکتے۔ یہی وجہ ہے۔ وہاں کے مسلمان اکثر تنومند اور فربہ اندام ہیں۔ چین کے مسلمانوں میں تجارت کا بڑا شوق ہے۔ اور وہاں کی اکثر مسلم آبادی تجارت پیشہ ہے۔ جس کے باعث مسلمانوں کی اقتصادی حالت دوسروں سے بہت اچھی ہے اور دولت و ثروت میں ان کا پایہ کافی بلند ہے۔ شمالی چین میں تو تجارت کے کل کاروبار پر اُن ہی کا قبضہ ہے۔ خصوصاً مویشیوں کی تجارت تو سوائے ان کے اور کوئی کرتا ہی نہیں:۔

چین کے مسلمان عشر کے طور پر اپنی آمدنی میں سے کچھ روپیہ بھی نکالتے ہیں۔ جو ایک جگہ جمع کیا جاتا ہے۔ اور مسلمانوں کی مذہبی ضروریات پر خرچ کیا جاتا ہے۔ اکثر مسلمان فریضہ زکوٰۃ سال بسال ادا کرتے ہیں۔ اس مقصد کے لئے ہر شہر میں صندوق رکھے رہتے ہیں۔ اور ایک جماعت اس اندوختہ سرمایہ کو ضروریات ملی و قومی میں خرچ کرتی ہے۔ چین کے مسلمان آپس میں نہایت الفت و محبت سے زندگی بسر کرتے ہیں۔ یہ بات غیر مسلم چینیوں میں ہرگز نہیں پائی جاتی۔ چین کے غیر مسلم مسلمانوں کو "ہوائی" کے نام سے پکارتے ہیں۔ مگر خود مسلمان اپنے لئے لفظ "کیاوس" زیادہ پسند کرتے ہیں۔ جس کے معنے ہیں "اہل دین"۔ چینی مسلمان بت پرستوں کے اختلاط سے بہت پرہیز کرتے ہیں۔ اور نہ اُن کی عورتوں سے نکاح کرتے ہیں۔ البتہ ان کی لڑکیوں کو قیمتاً خرید لیتے ہیں۔ اور اسلامی طریق پر تربیت دینے کے بعد۔ بعد از بلوغ شادی کر لیتے ہیں۔ مگر جاوا کے چینی مسلمان اپنی لڑکیوں کو کفار کے ساتھ بیاہ دیتے ہیں:۔

چونکہ چین کے مسلمان نہایت جفاکش، محنتی اور عالی ہمت ہوتے اس لئے عسکری اور فوجی خدمات پر ان کو مامور کیا جاتا ہے چنانچہ حکومت کی فوج میں اعلےٰ اعلےٰ منصبوں پر مسلمان مامور ہیں:۔ فوج کے مسلمان افسر اپنے ماتحت سپاہیوں کو اسلام قبول کرنے کی ترغیب دیتے رہتے ہیں۔ اور بہت سے فوجی سپاہی ان کے اثر سے اسلام قبول کر لیتے ہیں:۔

ہنڈن برگ اور ابن سعود کا معاہدہ

"ام القریٰ" کی تازہ اشاعت میں اس معاہدے کا متن شائع ہوگیا ہے جو ۲۶ ر اپریل ۱۹۲۹ء مطابق ۱۶۔ ذی قعدہ ۱۳۴۷ھ کو سلطان ابن سعود ملک حجاز و نجد اور فیلڈ مارشل فان ہنڈن برگ صدر جمہوریہ جرمنی کے مابین ہوا تھا۔ معاہدہ بہت مختصر ہے اور اس کی صرف پانچ دفعات ہیں۔ جن کا خلاصہ یہ ہے:۔

(۱) دونوں سلطنتوں اور اُن کی رعایا کے مابین دوستی اور امن کے تعلقات کا قیام:۔

(۲) دونوں حکومتیں وقت مناسب پر سیاسی و سفارتی تعلقات قائم کرنا چاہتی ہیں۔ لہٰذا قرار پایا۔ کہ دونوں کے سفیروں اور نمائندوں کے ساتھ بین الاقوامی قانون کے مطابق سلوک ہو:۔

(۳) دونوں کی رعایا ایک دوسری کے حدود میں بین الاقوامی قانون کے مطابق ہر حفاظت کی مستحق ہوگی۔ اور دونوں کے جہاز ایک دوسری کی بندرگاہوں میں آ جا سکیں گے:۔

(۴) دونوں کے مابین مساوی رعایتوں کے ساتھ تجارتی تعلقات کا قیام:۔

(۵) معاہدہ کے دو نسخے ہوں گے ایک جرمن زبان میں۔ دوسرا عربی میں۔ اور دونوں کی حیثیت یکساں ہوگی:۔

مسلمانانِ ہند کے ملکی حقوق کی حفاظت کے متعلق اہم تصنیف

موجودہ وقت کا سب سے اہم اور ضروری سیاسی مسئلہ مسلمانان ہند کے ملکی حقوق کا تصفیہ ہے جو دیگر مسائل کے ساتھ نہ صرف گول میز کانفرنس میں زیر غور ہے۔ بلکہ اس کے خلاف ہندو ارکان اپنا سارا زور صرف کر رہے ہیں۔ ہندوستان میں بھی تقریروں اور تحریروں کے ذریعہ مسلمانوں کو اپنے حقوق سے محروم کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ ان حالات میں ہر ایک انگریزی خواں مسلمان کے لئے حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالےٰ کی اس تصنیف کا مطالعہ ضروری ہے۔ جو حال ہی میں آپ نے تصنیف فرمائی ہے۔ اور جو بذریعہ ہوائی ڈاک گول میز کانفرنس کے ارکان اور دیگر اہل الرائے اصحاب کے لئے بھیج دی گئی ہے۔ قریباً پانسو صفحہ حجم ہے۔ عمدہ ٹائپ اور اچھے کاغذ پر چھاپی گئی ہے۔ قیمت صرف دو روپے چار آنے علاوہ محصول ڈاک ہے۔

دفتر پرائیویٹ سکرٹری قادیان سے طلب کی جائے:۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الفضل
نمبر ۶۸ | قادیان دارالامان مورخہ ۶ دسمبر ۱۹۳۰ء | جلد ۱۸

جماعتِ احمدیہ میں سلسلہِ خلافت

اطاعت کے کسی درجہ سے محروم ایمان والا اگر پیدا نہ ہوتا تو اس کے لئے اچھا تھا

خلافتِ احمدیہ کی تیسری غرض

سلسلہ احمدیہ میں خلافت کی تیسری غرض حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ بیان فرمائی ہے:-

"خدا تعالیٰ دو قدرتیں دکھلاتا ہے۔ تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کر کے دکھلا دے"۔

اس سے ظاہر ہے۔ کہ خلافت کے ذریعہ مخالفوں کی اس جھوٹی خوشی کو پامال کیا جاتا ہے۔ جو خدا تعالیٰ کے مامور کی وفات پر انہیں اس خیالِ خام سے ہوتی ہے۔ کہ "اب کام بگڑ گیا۔ اور یقین کر لیتے ہیں۔ کہ اب یہ جماعت نابود ہو جائے گی"۔

کون نہیں جانتا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وصال پر مخالفوں میں بڑے زور شور کے ساتھ یہ جھوٹی خوشی پیدا ہوئی۔ انہوں نے علی الاعلان کہا۔ کہ اب اس سلسلہ کا خاتمہ ہے۔ اور انہوں نے یقین کر لیا۔ کہ جماعت احمدیہ نابود ہو جائے گی۔ ایسے ہی لوگوں کی ترجمانی کرتے ہوئے دہلی کے اخبار کرزن گزٹ نے جو مضمون لکھا۔ اس کا ایک فقرہ یہ تھا:-

"اب مرزائیوں میں کیا رہ گیا ہے۔ ان کا سر کٹ چکا ہے"۔

مخالفین کی اس جھوٹی خوشی کو پامال کرنے کے لئے ضروری تھا۔ کہ خدا تعالیٰ کی دوسری قدرت خلافت کے رنگ میں ظاہر ہوتی اور وہ ظاہر ہوئی۔ اب جو لوگ اس کا انکار کرتے ہیں۔ وہ گویا اپنے عمل سے مخالفوں کی جھوٹی خوشی میں مدد اور مددگار بنتے ہیں۔ اور ان کے ہم نوا ہو کر چاہتے ہیں۔ کہ جماعتِ احمدیہ نابود ہو جائے۔ اس طرح وہ اپنے آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ خدا تعالیٰ نے جو جماعت قائم کی ہے۔ اس کے خطرناک دشمن ثابت کر رہے ہیں۔

چوتھی غرض

خلافت کی چوتھی غرض اور نہایت عظیم الشان غرض حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حسب ذیل الفاظ سے ظاہر ہوتی ہے۔ جو اپنی جماعت کو مخاطب کر کے آپ نے تحریر فرمائے:-

"خدا تعالیٰ کا براہین احمدیہ میں وعدہ ہے۔ اور وہ وعدہ میری ذات کی نسبت نہیں ہے۔ بلکہ تمہاری نسبت وعدہ ہے۔ جیسا کہ خدا فرماتا ہے۔ کہ میں اس جماعت کو جو تیرے پیرو ہیں۔ قیامت تک دوسروں پر غلبہ دوں گا۔ سو ضرور ہے۔ کہ تم پر میری جدائی کا دن آوے۔ تا بعد اس کے وہ دن آوے۔ جو دائمی وعدہ کا دن ہے"۔

گویا قیامت تک دوسروں پر جماعت احمدیہ کو غلبہ دینے کا وعدہ جو خدا تعالیٰ نے دے رکھا ہے۔ وہ اسی صورت میں اور اسی وقت پورا ہو گا۔ جبکہ خدا کی قدرت ثانی ظاہر ہو گی۔ یعنی جماعت احمدیہ میں سلسلہ خلافت جاری ہو گا۔ اور تمام جماعت ایک خلیفہ کے ہاتھ پر جمع ہو گی۔ اب وہ بدقسمت لوگ جو جماعت احمدیہ میں خلافت کا انکار کرتے ہیں۔ یا خلافت کو اپنی تمام ترقیات کا ذریعہ نہ سمجھ کر اس کے متعلق وہ اخلاص اور تعلق ظاہر نہیں کرتے۔ جو ظاہر کرنا چاہیئے۔ وہ دیکھ لیں۔ کہ خدا تعالیٰ کے اس وعدہ کو جو اس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ آپ کے پیرووں کو دوسروں پر قیامت تک غلبہ دینے کے متعلق فرمایا۔ کس طرح باطل کرنا چاہتے ہیں۔ اور کیونکر اپنے غلبہ کو اپنے ہاتھوں مغلوبیت سے بدلنا چاہتے ہیں۔

خلافتِ احمدیہ کے متعلق وضاحت

اس طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے بعد سلسلہ خلافت کی برکات اپنی جماعت کے ذہن نشین کرنے اور خلافت سے وابستہ رہنے کی اہمیت بتانے کے بعد بالکل صاف اور واضح الفاظ میں بتا دیا۔ کہ:-

"میں خدا کی طرف سے ایک قدرت کے رنگ میں ظاہر ہوا۔ اور میں خدا کی مجسم قدرت ہوں۔ اور میرے بعد بعض اور وجود ہونگے۔ جو دوسری قدرت کا مظہر ہونگے"۔

یہ سلسلہ خلافت کے متعلق وضاحت کی انتہا ہے۔ اور اس کی اہمیت اور ضرورت کی عظیم الشان شہادت۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی بعثت کو خدا تعالیٰ کی "ایک قدرت" قرار دیتے ہیں۔ اور اپنے بعد ایسے وجودوں کا پتہ بتاتے ہیں۔ جو خدا کی دوسری قدرت کا مظہر ہونگے۔ اب جو شخص حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خدا تعالیٰ کی ایک قدرت یقین کر کے مانتا۔ اور آپ کی اطاعت کرنا اپنا فرض سمجھتا ہے۔ اس کے لئے یہ بھی ضروری ہے۔ کہ وہ خدا تعالیٰ کی اس دوسری قدرت کا بھی مصدق ہو۔ جس کی خبر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نہایت وضاحت کے ساتھ دی ہے۔ اور جسے پہلی قدرت کے ساتھ لازم قرار دیا ہے۔ تا کہ نہ صرف ان برکات اور فیوض سے حصہ لے سکے۔ جو دوسری قدرت کے ساتھ وابستہ ہیں۔ بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خدا تعالیٰ کی قدرت یقین کرنے کا ثبوت بھی پیش کر سکے۔ لیکن اگر کوئی قدرت ثانی کا انکار کرتا ہے۔ تو معلوم ہوا۔ خدا تعالیٰ کی اس قدرت کی بھی اس کی نظر میں کوئی وقعت نہیں۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے رنگ میں ظاہر ہوئی۔ بے شک اس نے ایک وقت اسے ماننے کا اقرار کیا لیکن اس اقرار پر قائم نہ رہا۔ اس نے خدا کی قدرت کے ایک حصہ کو مانا مگر دل کی کدورت۔ اپنی بات کی پچ۔ اپنی جھوٹی عزت کے خیال اور اپنے میں سے ہی ایک شخص کی اطاعت کو تلخ سمجھ کر دوسرے حصہ کا انکار کر کے جو کچھ حاصل کیا تھا۔ اسے بھی ضائع کر دیا۔ اور گھاٹے میں پڑ گیا۔

منکرینِ خلافت کو تنبیہ

ایسے ہی لوگوں کو مدنظر رکھتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خلافت کی برکات اور اغراض کے تذکرہ کے بعد یہ تنبیہ فرمائی کہ

"خدا کی رضاء کو تم کسی طرح پا ہی نہیں سکتے۔ جب تک تم اپنی رضاء چھوڑ کر۔ اپنی لذات چھوڑ کر۔ اپنی عزت چھوڑ کر۔ اپنا مال چھوڑ کر۔ اپنی جان چھوڑ کر اس کی راہ میں وہ تلخی نہ اٹھاؤ۔ جو موت کا نظارہ تمہارے سامنے پیش کرتی ہے۔ لیکن اگر تم تلخی اٹھا لو گے۔ تو ایک پیارے بچے کی طرح خدا کی گود میں آ جاؤ گے۔ اور تم ان راستبازوں کے وارث کئے جاؤ گے۔ جو تم سے پہلے گذر چکے ہیں۔ اور ہر ایک نعمت کے دروازے تم پر کھولے جائینگے"۔

ان سطور میں وہ تمام باتیں بیان کر دی گئی ہیں۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد خدا تعالیٰ کی قدرت ثانی یعنی خلافت کے ماننے میں حائل ہو سکتی تھیں۔ اور ان لوگوں کی حالت پر غور کرنے سے جنہوں نے خلافتِ احمدیہ کا انکار کیا۔ یا نظامِ خلافت میں پوری طرح منسلک نہیں۔ صاف معلوم ہو جاتا ہے کہ ان کی ٹھوکر کا باعث یہی امور ہوئے۔ جن کو ترک کرنے کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پہلے ہی ارشاد فرما دیا تھا۔ مثلاً قدرت ثانی کے ماننے والوں کیلئے

سب سے ضروری چیز دل کی صفائی تھی۔ مگر جن لوگوں نے خلافت ثانیہ کا انکار کیا۔ وُہ ایسے ہی تھے۔ جنہیں یہ چیز میسر نہ تھی۔ ان کے دل اس پاک وجُود کی عداوت اور دُشمنی سے ملوث ہو چکے تھے جسے خدا تعالےٰ نے قدرت ثانی کا مظہر بنا کر جماعت کے لئے کھڑا کیا اسی وجہ سے وُہ اس کی اطاعت سے محرُوم رہ گئے۔ اور جماعت سے الگ ہو کر دُور جا پڑے۔ ورنہ جب اُنہوں نے پہلی خلافت کے آگے سرِ تسلیم خم کر دیا تھا۔ اور چھ سال تک اس کے ماتحت گذار چکے تھے۔ تو پھر کوئی وجہ نہ تھی۔ کہ خلافت ثانیہ کا انکار کرتے ؛

اسی طرح انہوں نے خدا تعالےٰ کی رضاء کے مقابلہ میں جو قدرت ثانی کے رنگ میں ظہُور پذیر ہُوئی۔ اپنی رضاء کو مقدم کر لیا۔ سلسلہ اور جماعت کی عزت کی کوئی پرواہ نہ کرتے ہُوئے اپنی عزت کی خاطر علم بغاوت بلند کیا۔ اور اپنے آرام و آسائش کو چھوڑ کر اطاعت کی تلخی کو برداشت نہ کیا۔ نتیجہ یہ ہُوا۔ کہ کٹ کر دُور جا پڑے ؛

وابستگانِ دامن خلافت کے لئے بشارت

مگر وُہ جنہوں نے خدا کی رضاء کو مقدم رکھا۔ اور جس طرح محض خدا تعالےٰ کی خاطر انہوں نے اس کی قدرت اول کو قبول کیا تھا۔ اسی طرح اس کی قدرت ثانی کو بھی تسلیم کر لیا۔ وُہ مبارک ہیں۔ اور حضرت مسیح موعُود علیہ الصلوٰۃ والسّلام کی یہ نہایت ہی عظیم الشان بشارت انہی کے لئے ہے۔ کہ:۔

"خدا تمہارے ساتھ ہوگا۔ اور وُہ گھر بابرکت ہوگا۔ جس میں تم رہتے ہوگے۔ اور ان دیواروں پر خدا کی رحمت نازل ہوگی۔ جو تمہارے گھر کی دیواریں ہیں۔ اور وُہ شہر بابرکت ہوگا۔ جہاں ایسا آدمی رہتا ہوگا"؛

کیا ہی عظیم الشان خوشخبری ہے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قدرت ثانی کے مصدقوں کو دی۔ اور کیا ہی اطمینان اور سکینت بخشنے والے الفاظ ہیں۔ جو آپ نے اُن کے متعلق فرمائے ؛

ابتلاؤں میں صبر کرنے کی تلقین

چونکہ جماعت احمدیہ کو زمانہ خلافت میں بڑی بڑی برکات اور کامیابیاں حاصل ہونی تھیں۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کھول کھول کر بتا دیا۔ اس لئے ضروری تھا۔ کہ اس زمانہ میں بڑے بڑے ابتلاء بھی پیش آتے۔ تاکہ کھرے اور کھوٹے۔ مخلص اور ریاکار دعوئے بیعت میں صادق اور کاذب میں امتیاز ہو سکتا۔ اس لئے حضرت مسیح موعُود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سلسلہ خلافت کے متعلق یہ فرماتے ہُوئے کہ:۔

" یہ خدا تعالےٰ کی سنت ہے۔ اور جب سے کہ اس نے انسان کو زمین میں پیدا کیا۔ ہمیشہ اس سنت کو وُہ ظاہر کرتا رہا ہے "

اور یہ یقین دلاتے ہُوئے کہ:۔

"اب ممکن نہیں ہے۔ کہ خدا تعالیٰ اپنی قدیم سنت کو ترک کر دیوے"

اور یہ اعلان کرتے ہُوئے۔ کہ:۔

"ہمارا خُدا وعدوں کا سچا اور وفادار اور صادق خدا ہے۔ وُہ سب کچھ تمہیں دکھائیگا جس کا اس نے وعدہ فرمایا"

یہ بھی بیان فرما دیا۔ کہ:۔

"مبارک وُہ جو خدا کی بات پر ایمان رکھے۔ اور درمیان میں آنے والے ابتلاؤں سے نہ ڈرے۔ کیونکہ ابتلاؤں کا آنا بھی ضروری ہے۔ تا خدا تمہاری آزمائش کرے۔ کہ کون اپنے دعوئے بیعت میں صادق اور کون کاذب ہے۔ وُہ جو کسی ابتلاء سے لغزش کھائیگا وُہ کچھ بھی خدا کا نقصان نہیں کرے گا۔ اور بدبختی اُس کو جہنم تک پہونچا دے گی۔ اگر وُہ پیدا نہ ہوتا۔ تو اس کے لئے اچھا تھا۔ مگر وُہ سب لوگ جو اخیر تک صبر کریں گے۔ اور ان پر مصائب کے زلزلے آئیں گے اور حوادث کی آندھیاں چلیں گی۔ اور قومیں ہنسی اور ٹھٹھا کریں گی اور دُنیا اُن سے سخت کراہت کے ساتھ پیش آئے گی۔ وُہ آخر فتحیاب ہونگے۔ اور برکتوں کے دروازے ان پر کھولے جائیں گے۔ خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا۔ کہ میں اپنی جماعت کو اطلاع دُوں۔ کہ جو لوگ ایمان لائے۔ ایسا ایمان جو اس کے ساتھ دُنیا کی ملونی نہیں۔ وُہ ایمان نفاق اور بزدلی سے آلودہ نہیں۔ اور وُہ اطاعت کے کسی درجہ سے محرُوم نہیں۔ ایسے لوگ خدا کے پسندیدہ لوگ ہیں۔ اور خدا فرماتا ہے کہ وہی ہیں۔ جن کا قدم صدق کا قدم ہے"

ان بدقسمت لوگوں کا ذکر پہلے آ چکا ہے۔ جو اپنے دل کی کدورت اپنی عزت کے گھمنڈ۔ اور اطاعت کی تلخی کے باعث سلسلۂ خلافت میں شمولیت کے شرف سے محرُوم رہنے والے تھے۔ مندرجہ بالا سطوُر میں صرف وُہ لوگ مخاطب ہیں۔ جو نظامِ خلافت میں اپنے آپ کو منسلک قرار دینے والے تھے۔ کیونکہ وُہی خدا کی بات پر ایمان رکھنے والے اور دعوئے بیعت کرنے والے کہلا سکتے ہیں۔ انہیں بتایا گیا۔ کہ تمہارے لئے ابتلاؤں کا آنا ضروری ہے۔ تا خدا تعالےٰ تمہاری آزمائش کرے۔ کہ کون اپنے دعوئے بیعت میں صادق اور کون کاذب ہے۔ پھر جو کسی ابتلاء سے لغزش کھائے گا۔ وُہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنائے گا۔ مگر جو ابتلاؤں میں ثابت قدم رہیں گے۔ وُہ فتحیاب ہونگے۔ اور برکتوں کے دروازے ان پر کھولے جائینگے ؛

پس وہ لوگ جو یہ چاہتے ہیں۔ کہ سلسلۂ خلافت کے برکات سے متمتع ہوں۔ اُن کے لئے ضروری ہے۔ کہ ہر قسم کے ابتلاؤں اور مشکلات میں ثابت قدم رہنے کی طاقت پیدا کریں۔ اور ایسا ایمان رکھیں جس کے ساتھ دُنیا کی ملونی نہ ہو۔ اور جو نفاق اور بزدلی سے پاک ہو۔ اس کے ساتھ ہی وُہ اطاعت کے کسی درجہ سے محرُوم نہ ہو۔ کیونکہ تمام کامیابیوں کی جڑ اطاعت ہی ہے۔ یہی برکات خلافت جذب کر سکتی ہے۔ اسی کے ذریعہ خدا تعالےٰ کی رضا حاصل ہو سکتی ہے اور اسی کے باعث ان کا ہر قدم صدق کا قدم ہو سکتا ہے۔ ہم میں سے ہر ایک کو اپنے دل اور دل کے ہر ایک کونے کو دیکھنا چاہیئے۔ کہ کیا اس میں ایسا ایمان ہے۔ جو خدا تعالےٰ کی قدرت ثانی کے مظہر خلیفۂ وقت کی اطاعت کے کسی درجہ سے محرُوم نہیں۔ اگر ایسا ایمان حاصل ہے۔ اور اس کا ثبوت ہمارے اعمال سے ملتا ہے۔ تو ہم اپنے دعوائے بیعت میں صادق ہیں۔ لیکن اگر یہ نہیں۔ تو ایسے شخص کو سمجھ لینا چاہیئے۔ بالفاظ حضرت مسیح موعُود علیہ الصلوٰۃ والسّلام" اگر وُہ پیدا نہ ہوتا تو اس کے لئے اچھا تھا"؛

ہندوؤں کا مُسلمانوں سے اِسلام چھوڑنے کا مطالبہ

اخبار "پرتاپ" (۲۱۔ نومبر) مسلمانانِ ہند کے حقوق کا ذکر کرتا ہُوا لکھتا ہے :۔

"مادرِ وطن کے فرزندوں کی حیثیت میں وُہ حسب توفیق اس کی خدمت کریں۔ لیکن ہم اسلامیت کو نزدیک نہیں پھٹکنے دیں گے ہندوستانی بن کر ہندوؤں سے بھی آگے نکل جائیں۔ تو چشم ماروشن دل ماشاد"

مسلمانوں کے ہندوستانی بننے سے مراد ہمارے برادرانِ وطن کی یہ ہے کہ وُہ مسلمان نہ رہیں۔ بلکہ اسلامی خصوصیات ترک کر کے ہندوؤں میں شامل ہو جائیں۔ اسی لئے وُہ یہ کہہ رہے ہیں کہ "ہم اسلامیت کو نزدیک نہیں پھٹکنے دیں گے" اب مسلمانوں کو یہ فیصلہ کرنا ہے۔ کہ وُہ ملکی اور سیاسی حقوق کے لئے ہندوؤں کو اتنی گراں قیمت دینے کے لئے تیار ہیں۔ یا نہیں۔ ہمارے نزدیک غیرتمند مسلمان یہ سُننا بھی پسند نہیں کر سکتے۔ کہ ہندو اُن کا دین لے کر دُنیا دینے کا سودا کرنے کی تجویز پیش کریں۔ کیونکہ اسلام اتنی بڑی نعمت ہے جس کے مقابلہ میں ساری دُنیا کی حکومت بھی کوئی حقیقت نہیں رکھتی۔ لیکن ہندوؤں کی دیدہ دلیری اور شوخ چشمی ملاحظہ ہو۔ کہ وُہ مسلمانوں سے اُن کا دین چھڑانے کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ اور اس کے سوا مصالحت کی کوئی صورت ہی نہیں سمجھتے۔ اس کا صاف اور واضح جواب یہی ہو سکتا ہے۔ کہ مسلمان بھی کہدیں۔ وُہ ہندوئیت کو نزدیک نہیں پھٹکنے دیں گے ہندو اگر مادرِ وطن کی خدمت کرنا چاہتے ہیں۔ تو اسلام کے جھنڈے کے نیچے آجائیں۔ اس کے سوا ہندو مسلمانوں کے حقیقی طور پر متحد ہونے کی اور کوئی صورت نہیں ہے ؛

ہندوؤں کو اس قسم کے مطالبہ کی جُرأت صرف ان لوگوں کی وجہ سے ہو رہی ہے۔ جو کانگریس کے غلام بن کر یہاں تک کہدینے سے دریغ نہیں کرتے۔ کہ ہم پہلے ہندی اور پھر مسلمان ہیں۔ مگر ہندوؤں کو یاد رکھنا چاہیئے۔ جو لوگ اپنے مذہب اور قوم کے وفادار نہیں وُہ ہندوؤں کے بھی کسی کام نہ آئیں گے۔ اگر ہندوستان ترقی کر سکتا ہے۔ تو اُنہی لوگوں کے ذریعہ جو اپنے ملک کے وفادار ہوتے سے زیادہ اپنے مذہب کے وفادار ہوں۔ غدار ہمیشہ غدار ہی ہوتے ہیں۔ خواہ وُہ ملک کے ہوں۔ یا مذہب کے ؛

ہندو سوسائٹی میں عورتوں پر مظالم

ہندو دھرم گوناگوں تغیرات اور انسانی دست برد کی وجہ سے اب اس حالت کو پہنچ گیا ہے۔ کہ جو لوگ اپنے آپ کو اس کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ ان کے لئے کسی نہ کسی رنگ میں مصیبت کا موجب بنا ہوا ہے۔ اور خاصکر عورتوں کی جو حالت اور پوزیشن اس دھرم میں ہے۔ وہ نہایت ہی دردناک ہے۔ باوجودیکہ اسلامی تمدن کے زیر اثر اور گورنمنٹ کے قوانین کی وجہ سے ان مظالم میں ایک حد تک کمی ہو گئی ہے۔ جو ہندو ازم کے طغرائے امتیاز تھے۔ اور ہندو قوم اپنے تمدن اور رسم و رواج میں اسلامی تعلیم کے لاتعداد پیوند لگا چکی ہے۔ پھر بھی ہندو سوسائٹی میں عورت کے موجودہ مقام کو دیکھ کر سر شرم کے مارے جھک جاتا ہے۔ اخبار آریہ گزٹ (۲۲ر نومبر) نے ایک تعلیم یافتہ ہندو عورت کا ایک دل ہلا دینے والا مضمون "سماج میں استریوں کا استھان" کے عنوان سے شائع کیا ہے جس کے جستہ جستہ اقتباسات درج ذیل ہیں۔ لکھا ہے۔

"جب میں ہندو دھرم کے گرنتھوں کو دیکھتی ہوں۔ تو وہاں استری کو نیچ پاپ کی مورتی۔ بہت گندی۔ جھوٹی اور ناقابلِ اعتبار ٹھہرایا گیا ہے۔ کتنے ہی لائق شعراء نے عورتوں کی توہین کرنے میں اپنا قلم توڑ دیا ہے۔ ان بھلے مانسوں نے استری کو جھگڑے کی بیلی۔ غلاظت کی گٹھڑی۔ متعدی بیماری۔ زہریلی اور خطرناک سانپنی۔ لات میں ڈاکنی۔ دل میں شیطان کی شہزادی وغیرہ تشبیہات رنگا رنگ سے یاد کیا ہے"۔

ان الفاظ کے بعد راقمہ مضمون نے اپنے بیان کی تائید میں "پرمان" کے لئے "کئی ایک" سنسکرت کے شلوک" پیش کئے ہیں۔ جن میں سے ایک کا ترجمہ یہ ہے۔

"اگر ہزار زبان والا اور سو برس کی عمر والا آدمی اپنا سارا کام کاج چھوڑ کر عورتوں کے عیب بیان کرنے لگے۔ تو شاید ہی وہ پورا کر سکے"۔

پھر لکھا ہے۔

"منو سمرتی کے مصنف ہمارے منو مہاراج اپنی پستک کے آٹھویں ادھیائے کے ۴۱۶ ویں شلوک میں استری کو غلاموں کی جماعت میں شامل کر کے اس کا پیدائشی حق چھین لیتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ استری۔ پُتر اور نوکر کا دھن پر کوئی ادھیکار نہیں۔۔۔۔ جو آدمی کسی سے کچھ قرض لے۔ اور اسے بغیر ادا کئے مر جائے۔ تو وہ دوسرے جنم میں غلام ہو گا۔ استری یا پشو یونی میں اپنے قرضخواہ مالک کے گھر میں آکر اس کا قرض بے باق کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ تلسی رامائن میں بھی تلسی داس جی نے بڑی بیدردی سے یہ کہکر ہاتھ صاف کیا ہے۔ کہ "استریوں کے دل میں آٹھ عیوب ہمیشہ رہتے ہیں۔ گستاخی۔ جھوٹ۔ چالاکی۔ ٹھگی۔ ڈر۔ بے سمجھی۔ غلاظت اور بے رحمی"۔

پھر لکھا ہے۔

"ان (عورتوں) کو "استری اور شودر کو مت پڑھاؤ" کی ممانعت سے شودروں میں شمار کر کے وید ودیا کے ادھیکار سے محروم کر دیا گیا ہے۔ صرف بیاہ کو چھوڑ کر ان کے باقی سنسکار کرنے بھی بند کر دیئے گئے ہیں"۔

یہ ہے۔ وہ مقام جو ہندو گرنتھوں میں عورت کے لئے تجویز کیا گیا ہے۔ ہندو بے شک اس تعلیم کو ترک کرتے جا رہے ہیں اور کوئی عقلمند انسان اسے ایک لمحہ کے لئے بھی قابلِ عمل نہیں سمجھ سکتا۔ مگر اس میں بھی کیا شُبہ ہے۔ کہ موجودہ ہندو دھرم یہی ہے اور جب تک یہ انسانیت سوز تعلیم صفحۂ دنیا پر موجود ہے۔ ہندو عورت کی پوزیشن بلند نہیں ہو سکتی۔ اور اس کا وجود نسوانی ترقی میں ایک بہت بڑی روک ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ ہندو باوجود اپنے دھرم کے احکام کو پسِ پشت ڈالنے اور ان سے آزادی حاصل کرنے کی کوشش کرنے کے پھر بھی عورتوں کے مصائب کم نہیں کر سکے۔ اور اب بھی بالفاظ ہندو خاتون یہ حالت ہے۔ کہ

"مرد چاہے کیسا بے سمجھ۔ بدتمیز۔ بدچلن۔ رنڈی باز کرودھی مریض بوڑھا۔ لنگڑا۔ اپاہج۔ اور ان پڑھ ہو۔ تو وہ بھی استری کا موکش داتا ہے۔ مرد جو چاہے بُرے کرم کرے۔ نیز اس سے کوئی بھی بڑا گناہ ہو جائے۔ لیکن وہ اسے ناپاک نہیں بنا سکتا۔ مگر بے چاری عورت کے معمولی سے قصور بھی کبھی قابلِ معافی نہیں ہو سکتے۔ نیز اس سے کوئی پرائشچت بھی نہیں ہے۔ کہیں بھُول سے بھی خاوند کا بیوی سے قصور ہو جائے۔ تو ہزار یگ تک نرک بھوگتی ہے۔۔۔۔ ہندو دھواؤں پر ہونے والے وچاروں کی اگر آج فہرست تیار کی جائے۔ تو مہابھارت کے برابر ایک بھاری پوتھا بنایا جا سکتا ہے۔ عورت بیمار و لاچار ہو۔ پر اسے پریوار بھر کے لئے کھانا ضرور پکانا چاہیئے۔ نیز گھر بھر کے کپڑے چیتھڑے بھی دھونے چاہئیں۔ جھوٹے برتن مانجنا۔ مکان صاف رکھنا۔ اور آخیر میں بدمزاج بے قابو مرد کی حیوانی خصلت کا شکار بنکر بے موت مرنا آج کل زیادہ تر استریوں کے بھاگ میں ہے۔ مرد عورت کو مارے پیٹے اس کو گھر میں حسب منشاء رکھے یا نہ رکھے۔ ایک سٹری رکھے یا انیک استری کو خرید سے یا بیچے یا گروی رکھے۔ اور لُوٹ لے یا بیچ ڈالے جائے۔ وہ سب کچھ کر سکتا ہے۔ استری کی رائے اور منظوری کے لئے کوئی جگہ نہیں۔ عورت مردوں کے آرام کی چیز بن گئی ہے۔ اسے مردوں کی برابری کرنے یا ان کے برابر بیٹھنے یا ان کے کاموں میں مداخلت کا کوئی حق نہیں ہے۔۔۔۔۔۔ مردوں نے کبھی استری کو دھن کا حصہ دار نہیں بنایا۔ دھن دولت کا مالک ہونیکا حق محض مرد کے حصہ میں رکھا گیا"۔

ہندو عورتوں میں یہ دیکھ کر بیداری پیدا ہو رہی ہے۔ کہ مسلمان عورتوں کو تمام انسانی حقوق حاصل ہیں۔ وہ اپنے والدین اور اپنے خاوند کی جائداد سے حصہ پانے کی مستحق ہیں۔ مرد کے بدچلن یا بیمار وغیرہ ہونے کی صورت میں یا شادی کے بعد ناموافق حالات کے رونما ہو جانے پر وہ اس سے علیحدگی اختیار کر کے اپنی زندگی کو خوشگوار طریق پر گذاریکا کوئی اور بہتر انتظام اپنے حسب منشاء کر سکتی ہیں۔ شادی بیاہ کے معاملہ میں ان کی رضامندی کو خاص دخل ہے۔ اور پھر اپنی "بیماری یا لاچاری" کی صورت میں انہیں "مرد کی حیوانی خصلت کا شکار بنکر بے موت مرنا" نہیں پڑتا۔ بلکہ مرد دوسری شادی کر کے انہیں اس تکلیف سے نجات دے سکتا ہے۔ ان حالات کو دیکھ کر ہندو عورتوں نے بھی اپنے حقوق کا مطالبہ اس سختی سے شروع کیا ہے۔ کہ ہندو قوم ان کی بغاوت کے خوف سے قانون کی آڑ لے رہی ہے۔ اور کئی ایک وہ عام حقوق جو اسلام نے عورت کو دے رکھے ہیں۔ اپنے ہاں نافذ کرنے کے لئے حکومت سے امداد طلب کر رہی ہے۔ مگر اس سے ہندو عورتیں مطمئن نظر نہیں آتیں۔ کیونکہ وہ بہت کچھ واویلا کر رہی۔ اور سخت دھمکیاں دے رہی ہیں۔ چنانچہ اسی مضمون میں یہ اصول بیان کرنے کے بعد کہ

"جس جاتی کو جتنا ہی ستایا جائیگا۔ جتنا ہی اس پر اتیاچار کیا جائیگا۔ وہ موقع پانے پر اتنی ہی اوپر اُٹھیگی"۔

صاف الفاظ میں لکھ دیا گیا ہے۔ کہ

"عورتوں میں آزادی اور آتم وشواس کا جذبہ اس قدر اُٹھ رہا ہے۔ کہ وہ اب اپنے کو مردوں کے ماتحت رکھنے میں بے عزتی سمجھیں گی۔۔۔۔۔۔ اب وقت آ گیا ہے۔ کہ جب استریاں مردوں کے برابر حقوق لینگی۔۔۔۔ مردوں کو عورتوں کے حقوق مان لینے چاہئیں"۔

ہندوؤں کے لئے اب سوائے اس کے کوئی چارہ نہیں۔ کہ عورتوں کے آگے ہتھیار ڈالدیں۔ لیکن ہمیں ڈر ہے۔ کہ ہندو عورتوں کی اوپر اُٹھنے کی خواہش جو ہندو دھرم کے مظالم کا قدرتی نتیجہ ہے۔ انہیں حد اعتدال سے آگے نہ لے جائے۔ اس موقعہ پر اگر مسلمان عورتیں ہندو عورتوں سے راہ و رسم پیدا کر کے انہیں اسلامی اصول سے واقف کرنے کی کوشش کریں۔ تو بہت اچھے نتائج نکل سکتے ہیں۔ ان مسلمان مردوں کو بھی جو کسی نہ کسی طرح ہندو عورتوں کو ان مظالم سے نجات دلانے میں مدد کر سکیں۔ جو ہندو دھرم ان پر روا رکھتا ہے۔ انہیں بھی کوشش کرنی چاہیئے۔

اہلِ ہند کس طرح ذلت و اِدبار سے نجات پا سکتے ہیں

معیارِ شخصیت

کسی شخص کی بڑائی کا انحصار اس شتبہ اخبار پر نہیں ہوتا۔ جو اس کی نسبت اس کے بعض نادان دوستوں یا دشمنوں میں مشہور ہوں۔ بلکہ اس کی بڑائی اور اس کی علو شان کا انحصار ان مفید انسانی و نورانی حقائق و معارف اور الاہیات کے مشکل عقدوں کے حل کرنے پر ہوتا ہے۔ جو انسانی ترقی کا اصل موجب اور بنیادی پتھر ہوتے ہیں۔ ایک جنم کے اندھے کو اگر کوئی دو آنکھیں دیدے۔ تو اس سے بڑھ کر اس کے لئے اور کون محسن ہو سکتا ہے۔ اسی طرح اللہ تعالےٰ کی طرف سے جو لوگ آتے ہیں۔ انسانی جماعت جو عام طور پر اندھی ہوئی ہے ماسے نور بینائی بخشتے ہیں۔ لنگڑوں کو پاؤں اور لنجوں کو ہاتھ بخشتے ہیں

انسان کی پیدائش ثانی

انسان انبیاء کے آنے سے پہلے ایک رینگنے والے کیڑے سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتا۔ (اولٰئک کالانعام بل ھم اضل) اور حیوانوں سے بھی گر کر ابدی اندھیرے میں رہنے والے کیڑے مکوڑوں کی طرح زندگی بسر کرتا ہے۔ روحانیت کے بادشاہ اور نورانی وجودوں کے ذریعہ اُسے ایک نئی زندگی اور نئی روح دی جاتی ہے۔ جس کو قرآن شریف میں ثم انشأناہ خلقاً اٰخر یعنی پیدائش ثانی کے نام سے تعبیر کیا گیا ہے۔

بانیٔ اسلام کی بڑائی

رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بڑائی اس بات میں تلاش کرنا عبث ہے۔ کہ جنگ بدر میں آپ حملہ آور تھے یا مشرکان مکہ۔ میں کہتا ہوں۔ آپ نے اگر حملہ کیا۔ تو بھی آپ حملہ کرنے میں حق پر تھے۔ اور اگر آپ نے محض دفاعی جنگ کی۔ تو بھی آپ حق پر تھے۔ پھر روایات کی تفصیل کا ذمہ دار کون ہو سکتا ہے۔ نبی عربی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بڑائی کا راز اس بات میں مضمر ہے۔ کہ آپ نے انسان کو تحت الثریٰ میں گرا ہوا پایا۔ اور اس کو اس ادنےٰ ذلیل اور گری ہوئی حالت سے اُٹھا کر عرش معلّیٰ تک پہنچا دیا۔

انسان اشرف المخلوقات ہے

رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس انسان کو جو اپنی جہالت اور اندھے پن میں اس حد تک پہنچ چکا تھا کہ اپنے آپ کو سانپوں۔ بچھوؤں۔ درختوں اور پتھروں سے ادنیٰ تصور کر کے عبودیت اور ذلت کے انداز سے ان کے سامنے سربسجود ہو رہا تھا۔ اس کی آنکھوں سے جہالت کا پردہ دور کیا۔ اور اس کو بتلایا۔ تو جو کیڑوں مکوڑوں کی پرستش کر رہا ہے۔ تو اشرف المخلوقات ہے۔ اور رب العالمین کے نزدیک تیرا ایسا مرتبہ ہے۔ کہ فرشتوں کو بھی وہ قرب اور وہ شرف حاصل نہیں ہے۔ کیڑے مکوڑے تو محسوس اور مرئی دنیا ہے۔ بالاتر اشیاء نہیں۔ سورج اور چاند اور آسمان کے تمام نورانی اجسام بھی اسی طرح تمہارے خادم ہیں جس طرح زمین اپنی تمام طاقتوں کے ساتھ تمہاری خادم ہے۔ جس طرح پانی معہ اپنی تمام خاصیتوں کے تمہارا ادنیٰ نوکر ہے۔ اسی طرح ہوا اور کرۂ ہوائی گرجنے والا بادل اور چمکنے والی بجلیاں تمہاری خدمت کے لئے پیدا کی گئی ہیں۔ چنانچہ فرمایا۔ سخر لکم الشمس والقمر دائبین وسخر لکم اللیل والنھار۔ رات اور دن۔ سورج اور چاند تمہارے معبود یا مالک نہیں۔ بلکہ تمہارے بے دام خادم ہیں۔ اور تمہارے مطیع و منقاد اور رعایا قرار دیئے گئے ہیں۔

شرک ظلم عظیم ہے

پس یہ ظلم عظیم ہے۔ کہ انسان شرک کرے۔ حقیقی معبود اور اپنے خالق اور مالک کو چھوڑ کر بتوں کو معبود بنائے۔ پھر انسان کو یہ بتلایا۔ کہ وہ تمام مخلوق سے صرف افضل ہی نہیں۔ بلکہ اس سے کام لے سکتا ہے۔ فرمایا۔ ھو فضلکم علے العالمین۔ تم کو تمام عالموں پر اللہ تعالےٰ نے فضیلت دی ہے۔ اس لئے شرک نہایت ہی ادنےٰ اور ذلیل حرکت ہے۔ چنانچہ مشرک انسان کی تمثیل اُس شخص کی طرح ہے۔ جو آسمان سے گرا اور ہواؤں نے اسے اُڑا کر تنگ و تاریک غاروں میں پھینک دیا۔ انسان اپنی خلق کے لحاظ سے اپنی عزت و رفعت میں آسمانوں کا مقیم ہے۔ لیکن مشرک انسان کی حالت ایسی ہے۔ کہ کوئی شخص آسمان سے گرے۔ اور اس کے پاؤں زمین پر بھی نہ جمیں۔ بلکہ تنگ و تاریک غاروں میں بچھوؤں اور سانپوں کے ساتھ اس کی بود و باش ہو۔

شرک سے بیزاری

پھر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے صرف اسی حقیقت عالیہ کا انکشاف نہیں کیا۔ بلکہ اس کی اشاعت و تبلیغ اس شدومد کے ساتھ اور طاقت و جذبہ کے ساتھ کی۔ کہ تمام دنیا کو اس حقیقت کے سامنے سرتسلیم خم کرنے کے بغیر چارہ نہ رہا۔ چنانچہ بعض نے تو بتوں سے بکلی توبہ کر لی۔ اور معبودان باطلہ کو بالکل چھوڑ کر موحد ہو گئے۔ اور بعض نے ما یؤمن اکثرھم باللہ الا وھم مشرکون کہکر اپنی سابقہ غلطی کا صریح طور پر اقرار کر لیا۔ کیونکہ اس میں وہ اپنی اور اپنے گمراہ آبا و اجداد کی ہتک تصور کرتے تھے۔ کہ وہ ایسی فحش غلطی میں مبتلا ہے۔ اس لئے وہ کہتے۔ کہ وہ کبھی مشرک تھے ہی نہیں۔ اور بظاہر جو بت نظر آتے ہیں۔ صرف ایک معبود حقیقی کی طرف دھیان جمانے کے لئے بنائے گئے تھے۔ اسی طرح ان پرانے صحیفوں پستکوں اور دینی کتابوں سے بھی آہستہ آہستہ بت پرستی مفقود ہو گئی۔

مساوات انسانی

دوسری بہت بڑی حقیقت جس کا انکشاف حضور علیہ السلام کے ذریعہ سے ہوا۔ وہ مساوات انسانی کا مسئلہ ہے۔ جس کے دانایان یورپ اور ہندوستان کے پنڈت ابھی تک قائل نہیں ہیں۔ لیکن یہ بھی ایک بہت بڑی حقیقت ہے۔ اور جب تک دنیا اس کی قائل نہ ہو۔ انسان حقیقی ترقی اور بہبودی کے راستہ پر گامزن نہیں ہو سکتا۔ اور جب تک یہ حقیقت قائم نہ ہو۔ دنیا میں امن اور انصاف بھی قائم نہیں کیا جا سکتا۔ انسانی خون۔ اور انسانی آنسوؤں کی ندی جو اس وقت جاری ہے۔ اسی صورت میں خشک کی جا سکتی ہے۔ کہ ایک انسان دوسرے انسان کو اور ایک قوم دوسری قوم کو اپنے برابر اور ہم پلہ تسلیم کرے۔

یہ دو عظیم الشان صداقتیں ہیں۔ جن کے مان لینے پر بنی نوع انسان کی ترقی۔ امن اور بہبودی کا انحصار ہے۔ اور بے شک وہ انسان جس کے ذریعہ سے ان دونوں عظیم الشان حقیقتوں کا انکشاف ہوا۔ ولد آدم کا سردار تھا۔

ہندوستان کی حالت کو مدنظر رکھتے ہوئے فرزندان ہند کے لئے ان دونوں صداقتوں کی اہمیت اور بھی نمایاں ہو جاتی ہے۔ کیونکہ ہندوستان کی اصلی ذلت اور انحطاط کے باعث ہندوستان میں انواع و اقسام کی بت پرستیاں اور اقوام کا باہمی تفاوت اور اونچ نیچ کا اعتبار ہی ہیں۔ برہمن جو اپنے آپ کو ہندوستان کا لیڈر اور منجی قرار دیتا ہے۔ وہی ہندوستان کا حقیقی دشمن ہے جس کی وجہ سے ہزار سال سے اہل ہند ذلت و خفت کا شکار ہو رہے ہیں۔ اس لئے فرزندان ہند جس قدر بھی محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عزت کریں۔ آپ کے شکر گزار ہوں۔ اور آپ سے محبت کریں۔ تھوڑی ہے۔ کیونکہ یہی ایک ہستی ہے۔ جس نے ہم ہندوستانیوں کو ہماری ساری بیماریوں کی علت العلل پر مطلع کر کے ہمارے لئے ان سے نجات پانے کی راہ نکالی۔ اللھم صل علیٰ محمد وعلےٰ اٰل محمد وبارک وسلم۔

(شیخ محمد اسمٰعیل)

بابو روشن دین صاحب مرحوم و مغفور کے حالاتِ زندگی

چونکہ جناب قبلہ بابو صاحب مرحوم و مغفور کو فوت ہوئے زیادہ عرصہ گذر گیا ہے۔ اس لئے میرا ارادہ نہ تھا۔ کہ ان کے حالات اور واقعات زندگی کے متعلق کچھ عرض کروں۔ مگر اکثر احباب جماعت کے اصرار پر نیز اس خیال سے کہ ایسی بزرگ ہستیوں کے حالات زندگی سلسلہ کی تاریخ میں محفوظ ہونے چاہئیں۔ مختصر طور پر چند واقعات زندگی پیش کرتا ہوں۔

دَورِ طالب علمی

بعض بزرگ جو مرحوم و مغفور کے ہم عمر یا اُن سے بڑے ہیں۔ بیان کرتے ہیں۔ کہ بچپن میں بھی وہ متانت و حیثیت رکھتے تھے کبھی کسی سے تمسخر۔ ٹھٹھا یا مخول نہیں کرتے تھے۔ مخدوم الملت حضرت مولانا مولوی عبد الکریم صاحب مرحوم و مغفور کی صحبت میں اکثر رہتے۔ جن کی شاگردی کا انہیں شرف حاصل تھا۔ حضرت مولوی صاحب کو بھی ان سے ایسی محبت تھی۔ کہ کوئی اس بات کی تمیز نہ کر سکتا تھا۔ کہ آیا ان میں باپ بیٹے کا تعلق ہے۔ یا استاد شاگرد کا۔

مرحوم مجھ سے بسا اوقات فرمایا کرتے۔ کہ میں آٹھ یا دس برس کی عمر کا تھا۔ جب نماز تہجد شروع کی۔ اور میرے اندر عین راحت اور خوشی پیدا ہوتی ہے۔ جب میں خدا کے اس فضل کو یاد کرتا ہوں۔ کہ تمام زندگی میں ایسا موقع نہیں آیا۔ جبکہ میں نے بالارادہ یا بغیر ارادہ نماز ترک کی ہو۔

اطاعت والدین

والد صاحب مرحوم و مغفور فرماتے۔ ایک روز میں شام تک گھر نہ آیا۔ اور باہر دیر ہو گئی۔ جب گھر آیا۔ تو والد صاحب نے نہایت نرمی سے کہا۔ بچہ شریف لڑکے شام سے پہلے پہلے گھر آجایا کرتے ہیں۔ فرماتے۔ اُس دن کے بعد اپنے تمام دورِ طفولیت میں کبھی بھی شام کے بعد گھر سے باہر نہ رہا۔

بیعت

آپ نے سنہ ۱۸۹۰ء میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت کا شرف حاصل کیا۔ اور وُہ اس طرح کہ ہڑالی سٹیشن پر جب تبدیل ہو کر گئے۔ تو ایک روز سٹیشن ماسٹر جو کہ آریہ تھا انہیں آریہ سماج میں لے گیا۔ وہاں سے انہیں اس سٹیشن ماسٹر کے ذریعہ ایک کتاب ملی جس میں لکھا تھا۔ کہ قادیان میں ایک انسان نے دعویٰ مسیحیت و مہدویت کیا ہے۔ انہوں نے سٹیشن پر واپس آکر ایک خط حضرت مولوی عبد الکریم صاحب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں لکھا کہ میں نے ایسا سُنا ہے۔ اگر آپ نے بھی سُنا ہو۔ تو واپسی اطلاع بخشیں۔ کہ آپ کا کیا خیال ہے۔ حضرت مولوی صاحب نے جواب تحریر فرمایا۔ کہ ہاں بات بالکل درست ہے۔ جناب مرزا صاحب علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دعویٰ کیا ہے۔ اور میرا اعتقاد چونکہ حضرت حکیم الامت مولوی نور الدین صاحب پر ہے۔ اور انہوں نے حضور کو اپنے دعوے میں صادق سمجھکر تسلیم کر لیا ہے۔ اس لئے مجھے بھی یقین ہو گیا ہے۔ کہ یہی مقدس انسان مسیح موعود اور مہدی مسعود ہے۔ لہذا آپ دیر نہ لگائیں۔ اور فوراً بیعت کا خط لکھیں۔ جواب ملتے ہی خط لکھدیا۔ اور بیعت کا شرف حاصل کیا۔

قرآن کریم کا پڑھنا

قرآن کریم کی تلاوت قبلہ والد صاحب مرحوم و مغفور کی غذا تھی خود فرمایا کرتے۔ میں نے قرآن کریم مستقل طور پر سبقاً سبقاً نہیں پڑھا۔ لیکن میرے دل میں اس کے پڑھنے کی بہت لگن اور تڑپ تھی۔ اس لئے میں اللہ کریم سے ہمیشہ دُعا کیا کرتا تھا۔ کہ یا الٰہی اپنے پاک کلام کے پڑھنے کی مجھے توفیق عطا فرما۔ میں ملازم ہوں۔ اور ملازمت میں بہت کم مواقع فراغت اور فرصت کے میسر آتے ہیں۔ اس لئے اگر تیرا خاص فضل مجھ عاجز پر نہ ہُوا۔ تو میں اس رحمت سے محروم رہ جاؤنگا۔ میری اس عاجزانہ دُعا کو اس سمیع الدعا نے سُنا۔ چنانچہ جس سٹیشن پر میں تبدیل ہو کر جاتا۔ وہاں جاکر پہلا کام میرا یہی ہوتا۔ کہ کسی مولوی کی تلاش کروں۔ جو مجھے قرآن پڑھائے۔ چنانچہ کہیں کوئی مولوی مل جاتا۔ اور کہیں نہ ملتا۔ اور ملنے والوں میں سے بھی کوئی پڑھانے میں عذر پیش کرتا۔ اور کوئی پڑھا دیتا۔ اس طرح میری آرزو پوری ہوئی۔ اور قرآن مجید ختم کر لیا۔

عاجزی اور فروتنی

باوجود اس کے کہ دوران ملازمت میں سینکڑوں آدمیوں پر حکومت کرتے رہے۔ لیکن پھر بھی طبیعت میں اس قدر عاجزی۔ فروتنی اور نرمی تھی۔ کہ ہر بڑے اور چھوٹے۔ امیر و غریب افسر اور ماتحت غرضیکہ ہر طبقہ کے انسان سے بڑی عاجزی سے پیش آتے۔ اکثر کہا کرتے تھے الحب للہ والبغض للہ۔ میری کسی سے اپنی ذات کے لئے دُشمنی نہیں۔ اگر کسی سے دوستی ہے۔ تو محض اللہ کے لئے اور اگر کسی سے ناراضگی ہے۔ تو وُہ بھی اللہ کی خاطر۔ طبیعت کے نہایت رحیم اور حلیم تھے۔ بچوں کو جھڑکنا یا خفا ہونا پسند نہ فرماتے۔ بیمار کی تیمار داری نہایت توجہ اور دردمندانہ دل سے کرتے گھر میں جب کوئی بیمار ہو جاتا۔ خواہ بڑا ہوتا یا چھوٹا۔ تو اسے گھنٹوں بڑے پیار سے دباتے رہتے۔ بعض اوقات مریض کا مرض ان کی اس محبت بھری تیمار داری ہی رفع ہو جاتا۔ ان کی زبان میں بڑی مٹھاس تھی۔ بڑی شیریں زبانی سے گفتگو کرتے۔ چھوٹے بچوں کو ہمیشہ میاں جی کے لفظ سے پکارا کرتے۔ اپنے بیٹوں یا بیٹیوں کو جب کبھی نام لیکر بلاتے۔ تو ہمیشہ نام کے ساتھ لفظ جی کا استعمال کرتے۔ دوسروں کے جذبات اور احساسات کا خاص طور پر خیال رکھتے۔ میں نے جہاں تک غور کیا۔ کبھی اُن کے چہرہ پر بل پڑا ہوا نہ دیکھا۔ ہمیشہ خندہ پیشانی اور خندہ رُو رہتے۔ گھر میں داخل ہوتے وقت بلند آواز سے السّلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہتے۔ پھر چھوٹے بچوں کو فرداً فرداً السلام علیکم کہتے۔ اور جواب لیتے۔ اور سب کو گلے لگا کر پیار کرتے۔ دوران ملازمت میں ہمیشہ نماز فجر کے بعد گھر میں درس قرآن دیتے۔ اور اس وجہ سے کہ سٹیشن اکثر شہر سے کافی فاصلہ پر واقع ہوتے ہیں۔ آپ تمام نمازیں اپنے اہل و عیال سمیت با جماعت ادا کیا کرتے۔

بٹالہ میں تبدیلی

اپنی ملازمت کے آخری سالوں میں آپ کو خواہش پیدا ہوئی۔ کہ اب یا تو سیالکوٹ تبدیلی ہو جائے۔ یا پھر بٹالہ تبدیل ہو جاؤں۔ کیونکہ اگر سیالکوٹ چلا جاؤں۔ تو اپنے گھر میں چلا جاؤں گا۔ اور اگر بٹالہ تبدیل ہو جاؤں۔ تو پھر ارض مقدس قادیان دار الامان کے نزدیک پہونچ جاؤنگا۔ چنانچہ پتی سٹیشن جو قصور اور امرتسر لائن پر واقع ہے۔ سے اپنے آقا سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی خدمت بابرکت میں اپنی اس دلی خواہش کا اظہار کر کے درخواست دُعا کی۔ حضور نے جواب میں تحریر فرمایا۔ کہ آپ کے لئے بٹالہ سٹیشن پر تبدیل ہونے کے لئے دُعا کی گئی ہے۔ قبلہ مرحوم اس جواب سے بڑے خوش ہوئے۔ ابھی چند دن ہی گذرے ہونگے۔ کہ حکم آگیا۔ آپ کو بٹالہ سٹیشن پر تبدیل کیا جاتا ہے۔ ایک اور عجیب واقعہ بٹالہ کا قابل ذکر ہے۔ اور وُہ یہ کہ بٹالہ سٹیشن پر جو باغ لگا ہوا ہے۔ وُہ اگرچہ معمولی شکل میں پہلے ہی تھا۔ مگر اُس کی آراستگی اور وسعت میں زیادہ تر حصہ مرحوم و مغفور کا تھا۔ آپ نے اس میں رستے بنوائے۔ درختوں کے نیچے چبوترے بنوائے وغیرہ۔ ایک آم کے پیڑ کے نیچے چبوترا نماز پڑھنے کے لئے بنوایا یہاں باقاعدہ نماز با جماعت ہوا کرتی۔ اور روزانہ درس قرآن کریم و کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہوتا۔ اکثر درس خود دیا کرتے۔ لیکن بسا اوقات بزرگان سلسلہ یا علماء کرام میں سے کوئی قادیان دار الامان سے جو کہیں باہر جایا کرتے۔ یا باہر سے دار الامان آتے۔ تو آپ اُن کو ضرور ٹھہرا لیا کرتے۔ اور درس قرآن کریم دلاتے۔ ایک دفعہ حضرت اقدس خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے بھی اسی باغ میں چند منٹ یا گھنٹے قیام فرمایا۔ جس پیڑ کے متعلق میں نے ذکر کیا ہے۔ اس کے متعلق بٹالہ سٹیشن کے عام لوگوں اور مالی نے بتایا کہ بہت بوڑھا تھا کہا کہ اسے عرصہ ۲۰ سال سے باوجود بہت کوشش کرنے کے مطلقاً پھل نہیں لگا۔ لیکن عجیب معجزہ ہے۔

کہ اس سال قرآن کریم۔ حضرت اقدس خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ اور دیگر علمائے کرام کی برکت سے اس قدر پھل لگا۔ کہ سب حیران رہ گئے۔ تمام لوگ قبلہ والد صاحب مرحوم کو مبارکباد دیتے۔ مگر وہ اس کو قرآن کریم کی برکت اور اپنے مقدس آقا حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی جنھوں نے ازراہ کرم وہاں قدم رنجہ فرمایا۔ برکت کا نتیجہ سمجھتے۔

زندگی کا تیسرا دور

آپ ۴۰ سال سرکاری ملازمت کرنے کے بعد گوجرانوالہ ریلوے سٹیشن سے ریٹائرڈ ہوئے۔ اس کے بعد ان کی زندگی کا تیسرا دور شروع ہوا۔ جب حضرت اقدس خلیفۃ المسیح ثانی نے جماعت میں صیغہ تعلیم وتربیت قائم کیا۔ اور اس صیغہ کے ماتحت بیرونی جماعتوں میں سکرٹری تعلیم وتربیت مقرر ہوئے تو جماعت احمدیہ شہر سیالکوٹ نے متفقہ فیصلہ سے انہیں سکرٹری تعلیم وتربیت منتخب کیا۔ آپ نے اپنے اس فرض کی اہمیت کو محسوس کرتے ہوئے بڑی جانفشانی وتندہی اور شوق سے کام کیا۔ آپ نہ صرف سکرٹری تعلیم وتربیت تھے۔ بلکہ منیجر احمدیہ گرلز سکول شہر سیالکوٹ اور حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے حکم کے ماتحت احمدیہ جامع مسجد کے امام بھی تھے۔ اکثر خطبات اور درس قرآن کریم دیا کرتے تھے۔ جماعت کی اخلاقی اور علمی حالت کے درست کرنے میں اپنی استعداد کے مطابق ہر وقت کوشاں رہتے۔ آپ کے کلام میں بہت اثر تھا۔ آپ روزانہ نماز فجر اور درس قرآن کریم سے فارغ ہو کر اپنی بہو بیٹیوں کو اور بھتیجیوں کو اُن کے گھروں میں جا کر کتب سلسلہ۔ قرآن کریم باترجمہ اور تفسیر پڑھایا کرتے۔ اس سے فارغ ہو کر احمدیہ گرلز سکول میں استانیوں طالبات اور دیگر خواتین جماعت کو قرآن کریم باترجمہ پڑھایا کرتے۔ مستورات کی تعلیمی ترقی کا انہیں خاص خیال تھا۔

آپ جماعت احمدیہ شہر سیالکوٹ میں کئی یادگاریں چھوڑ گئے ہیں۔ سب سے پہلی یادگار احمدیہ زنانہ مسجد ہے۔ جہاں احمدیہ خواتین نماز جمعہ ادا کرتی ہیں۔ دوسری یادگار احمدیہ گرلز سکول کی شاندار عمارت ہے۔ تیسری یادگار احمدیہ جامع مسجد کی موجودہ شکل ہے۔

رات اور دن قرآن کریم کا مطالعہ کرتے رہتے۔ نماز عشاء کے بعد موسم گرما میں قریباً ایک گھنٹہ تک اپنے مکان کے اوپر کھڑے ہو کر وعظ ونصیحت کرتے۔ اور درس قرآن کریم دیتے۔ چونکہ آپ بہت بلند آواز تھے۔ اس لئے ان کی آواز دور دور تک جاتی۔ آپ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام۔ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ۔ خلیفۃ المسیح ثانی اور دیگر علمائے سلسلہ کی کتب کے اس قدر دلدادہ تھے۔ کہ آپ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی پہلی کتاب براہین احمدیہ سے لیکر آج تک سلسلہ کی جس قدر کتب شائع ہوئی ہیں۔ سب کی ایک مکمل لائبریری بنائی ہوئی تھی۔ سلسلہ کے تمام اخبار اور رسالہ جات کے خریدار تھے۔ اپنے آخری ایام میں جبکہ آپ بستر مرگ پر تھے۔ بار بار الماریوں کی طرف نگاہ اُٹھا کر فرماتے۔ میری ساری عمر کی یہی جائداد ہے۔ اگر مجھے مال جمع کرنا ہوتا۔ تو میں کر سکتا تھا۔ اور جن چارپائیوں پر تم بیٹھتے ہو۔ ان کے پائے سونے کے بنوا سکتا تھا۔ کیونکہ مجھے بہتیرے ایسے مواقع میسر آئے۔ مگر محض خشیت اللہ کے ماتحت ان خزانوں کی طرف توجہ تک نہ کی۔ ہاں ایک خزانہ ایسا چھوڑ چلا ہوں۔ کہ آنے والی نسلیں اس کے لئے ترسیں گی۔ لیکن یہ خزانہ دستیاب ہوگا۔ اللہ تعالٰے ہمیں اس خزانہ سے حقیقی معنوں میں فائدہ اُٹھانے کی توفیق بخشے۔

آخری ایام

اب صرف چند واقعات مرحوم مغفور کے آخری ایام کے ہدیہ ناظرین کر کے ختم کرتا ہوں۔ آپ کو اللہ تعالٰے نے آپ کی وفات کے متعلق پہلے سے مطلع کر دیا تھا۔ چنانچہ آپ نے اپنی ڈائری بک میں ایام جلسہ سالانہ ۱۹۲۸ء میں ۲۷ر دسمبر کو اپنے ہاتھ سے مندرجہ ذیل عبارت لکھی۔

"عمر پوری ہوگئی
ہمارا زمانہ بالکل درست تھا۔ روشن الدین"

یہ عبارت ہمیں آپ کی ڈائری بک میں آپ کی وفات کے بعد ملی۔ پیشتر آپ نے کسی کو اس سے آگاہ نہ کیا۔ پھر آپ نے اپنی وفات سے چند روز پیشتر ایک رؤیا دیکھا۔ جس کے متعلق آپ نے احمدی مستورات۔ استانیوں۔ اور طالبات کو جنہیں آپ پڑھاتے تھے۔ مطلع فرمایا۔ آپ نے دیکھا۔ ایک فرشتہ نے ایک فہرست آپکو دکھائی۔ جس پر حضرت میر حامد شاہ صاحب۔ مولانا مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی۔ مولوی فیض الدین صاحب امام مسجد احمدیہ سیالکوٹ اور فضل کریم رضی اللہ تعالٰے عنہم کے نام لکھے تھے۔ ان تینوں بزرگوں نے اپنے اپنے نام کے سامنے دستخط کئے ہوئے تھے۔ فرشتہ نے آپکو کہا۔ فضل کریم نام کے آگے اپنے دستخط کر دیں۔ آپ نے کہا۔ میرا نام تو روشن دین ہے۔ فرشتہ نے جواب دیا۔ کہ اب آپ کا نام فضل کریم رکھا گیا ہے۔ اس لئے دستخط اس نام کے آگے کر دیں۔ چنانچہ آپ نے دستخط کر دیئے۔ آپ نے یہ خواب سُنا کر کہا۔ اس سے ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ اب وقت قریب آگیا ہے۔ اس لئے مجھ سے موٹے موٹے مسائل دینیہ جو مجھے آتے ہیں۔ کوشش کر کے سیکھ لو۔ چنانچہ گھر سے آپ ایک چارپائی۔ میز۔ کرسی۔ دری۔ بستر وغیرہ مسجد میں لے گئے۔ پھر یوم وفات سے ایک روز پہلے جب آپ کو اپنی وفات کا کامل یقین ہوگیا۔ کتبہ کے لئے مندرجہ ذیل عبارت لکھوائی۔

"خاکسار روشن دین شاگرد مخدوم الملت حضرت مولانا مولوی عبدالکریم صاحب شفیق حضرت میر حامد شاہ صاحب رفیق مولوی فیض الدین صاحب"۔ (چوتھا نام آپ کو بھول گیا۔ جو کہ غالباً فضل کریم تھا۔ آپ نے بڑی کوشش کی۔ مگر یاد نہ آیا۔ اور آخر بڑے افسوس سے کہا۔ "افسوس چوتھا نام یاد نہیں رہا"

جب مرحوم کی لاش قادیان لے جائی گئی۔ تو اس موقعہ پر کسی بزرگ نے قادیان میں مجھ سے ذکر کیا۔ کہ دسمبر ۱۹۲۸ء جلسہ کے دنوں میں حضرت حافظ روشن علی صاحب نے اپنا خواب سنایا۔ کہ میں نے دیکھا۔ موت کا فرشتہ میرے پاس آیا۔ میں نے دریافت کیا۔ آپ کا آنا کیسے ہوا۔ فرشتہ نے جواب دیا۔ کہ آیا تو حافظ روشن علی کی طرف تھا۔ مگر اب مجھے روشن دین کی طرف حکم ہوگیا ہے۔

جتنے ایام آپ بیمار رہے مردوں کو اور مستورات کو وعظ ونصیحت ہی کرتے رہے۔ اور درس دیتے رہے۔ چنانچہ جب مستورات تیمارداری کے لئے آتیں۔ تو اپنے منہ پر کپڑا اوڑھ لیتے۔ اور اپنی بڑی بیٹی کو قرآن کریم کا کوئی رکوع پڑھنے کے لئے کہتے۔ اور بعد میں درس دینا شروع کر دیتے۔ ایک روز جب آپ بہت ہی تکلیف میں تھے۔ تو ہم سب گھبرا گئے۔ ہماری گھبراہٹ کو دیکھ کر جماعت کے ایک معزز بزرگ کو مخاطب کر کے فرمانے لگے۔ یہ میری حالت کو دیکھ کر گھبرا گئے ہیں۔ حالانکہ مجھے خدا تعالٰے کی رحمت کے چاروں دروازے کھلے نظر آتے ہیں۔ اور پھر ہمیں لاتقنطوا من رحمۃ اللہ کہکر تسلی دی۔

غرضیکہ قریباً ۹ روز بیمار رہ کر آخر ۲۳ جنوری ۱۹۲۹ء کو سب کو الوداعی سلام کہتے ہوئے اپنے حقیقی مولا سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

بلانے والا ہے سب سے پیارا اُسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

(خاکسار محمد بشیر خلف قبلہ جناب بابو روشن دین صاحب)

حضرت خلیفۃ المسیح اوّل اور خاتم النبیین کے معنی

سالانہ جلسہ قادیان ۱۹۰۸ء کی جو تقریریں صدر انجمن احمدیہ قادیان نے جس کے سکرٹری مولوی محمد علی صاحب اور ارکان ان کے چند ہم خیال تھے۔ شائع کیں۔ ان میں حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ کی بھی ایک تقریر ہے۔ جس میں آپ نے فرمایا۔

"رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جامع جمیع کمالات جن کی نسبت میرا اعتقاد ہے۔ خاتم الرسل خاتم الحکام خاتم النبیین خاتم الاولیاء خاتم الانسان ہیں"۔ (رپورٹ ۱۹۰۸ء صفحہ ۱۲)

اس حوالہ میں خاتم کے معنی بالکل واضح ہیں۔

۲۶ اکتوبر کو سیرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کامیاب جلسے

سیرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے متعلق جلسوں کی روئداد ادیں جلد شایع کرنے اور اخبار کے محدود صفحات ہونے کی وجہ سے اب سے نہایت مختصر خلاصہ شایع کیا گیا ہے۔ کیونکہ اگر مفصل رپورٹیں درج کی جاتیں۔ تو بلحاظ کئی ہفتوں میں وہ ختم ہوتیں۔ اس پرچہ سے یہ سلسلہ ختم کیا جارہا ہے۔ (ایڈیٹر)

آسنور (کشمیر) خواجہ عبدالرحمٰن صاحب۔ مولوی احمد اللہ صاحب نیز خواجہ عبدالرحمٰن صاحب ڈار نے تقریریں کیں۔ علاوہ مسلمانوں کے معزز ہندو بھی شریک ہوئے۔ (عبدالرحمٰن)

ریشی نگر۔ مولوی عبدالواحد صاحب مولوی فاضل نے تقریر کی۔ اور نعتیں پڑھی گئیں۔ (عبدالجبار)

کندیال (میانوالی) بابو غلام مصطفےٰ صاحب شیڈ کلرک اور میاں محمد خان صاحب نے مضامین پڑھے۔ (عبداللہ)

چانگڑیاں (سیالکوٹ) بصدارت شیخ محمد اکرم خان صاحب مولوی غلام رسول صاحب، مولوی تاج محمد صاحب نے تقریریں کیں۔ (شیخ نواب دین)

للیانی (شاہ پور) میاں محمد حیات صاحب امام مسجد نے تقریر کی۔

خواجہ صلاح (شاہ پور) مولوی محمد ولی اللہ صاحب گرداور نکاح خوان نے تقریر کی (غلام محمد پٹواری)

گوٹریالہ (گجرات) مسجد میں بصدارت چودھری غلام محمد صاحب جلسہ منعقد ہوا۔ حافظ فضل الٰہی صاحب امام مسجد غیر احمدیاں و خاکسار نے تقریریں کیں۔ (خاکسار سلطان عالم)

سعد اللہ پور (گجرات) چوہدری سردار خان صاحب اور خاکسار نے تقریریں کیں۔ مستورات بھی شریک ہوئیں۔ جن کے لئے پردہ کا انتظام تھا۔ (غلام علی مدرس)

رتی پنڈی (گجرات) میاں نور محمد صاحب نے لیکچر دیا (غلام علی)

سونگیر (تعلقہ دھولیہ مغربی خاندیس) سیرت کے جلسہ میں تقریریں کی گئیں۔ (سید نعمت علی شاہ)

چک ۱۱/۱۷۸ و ۹-ل/۱۸۲ (منٹگمری) کے جلسوں میں سید حسین علی شاہ صاحب نے تقریریں کیں۔ اور نعتیں نظمیں بھی پڑھی گئیں۔ (عبدالحکیم دوکاندار)

بھنگواں۔ کشن پور۔ بہادر۔ طالب پور۔ بھاڑہ۔ دیانگر۔ برمارہ (گورداسپور) کے جلسوں میں علی الترتیب چودھری نذیر احمد صاحب۔ فضل محمد صاحب۔ میاں سلطان احمد صاحب۔ میاں فضل الدین صاحب۔ چودھری اللہ رکھا صاحب۔ چودھری حکم دین صاحب نے تقریریں کیں (نذیر احمد)

کمپالہ (افریقہ) اولمپیا سینما ہال میں زیر صدارت مولوی رحمت علی صاحب امام مسجد کمپالہ جلسہ منعقد ہوا۔ بابو رحیم بخش صاحب نے حضرت مولوی شیر علی صاحب کا مضمون "آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا زمانہ طفولیت" پڑھ کر سنایا۔ علی احمد صاحب مستری جمال دین صاحب جعفر بھائی صاحب نے اپنے مضامین سنائے۔ اور ڈاکٹر لعل دین صاحب۔ ڈاکٹر فضل الدین صاحب اور خاکسار نے تقریریں کیں۔ (سید عبدالشکور)

جنجہ (یوگنڈا) لیسوگا ہال جنجہ میں زیر صدارت جیورلاخ مہر علی صاحب جلسہ منعقد ہوا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ زندگی کے مختلف پہلوؤں پر مسٹر محمد صاحب شیخ عبداللہ خان صاحب شیخ سلیمان فرید صاحب مولوی احمد الدین صاحب اور مسٹر ایم۔ کے ملک نے تقریریں کیں۔ مسلم غیر مسلم کافی تعداد میں شریک ہوئے افریقن لوگوں کے لئے بھی جو کافی تعداد میں شریک ہوئے تھے۔ اُن کی زبان میں ایک لیکچر دیا گیا۔ (ملک نصر اللہ خان)

کہلگاؤں (بھاگلپور) زیر انتظام منشی وزیر علی صاحب جلسہ ہوا۔ (اختر علی)

للہ (جہلم) زیر انتظام خان بہادر آنریری کپتان عہدیدار میجر سردار فضل خان صاحب و صوبیدار علی حیدر خان صاحب جلسہ منعقد ہوا۔ مولوی حافظ احمد خان صاحب سید عباس علی شاہ صاحب مولوی سیف الرحمٰن خان صاحب مولوی فاضل اور مولوی خلیل الرحمٰن صاحب نے تقریریں کیں۔ (نامہ نگار)

سالٹ پانڈ (افریقہ) زیر صدارت خاکسار جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں علاوہ خاکسار کے لیکچر کے ایک عیسائی لیکچرار مسٹر نابیچر کا بھی لیکچر ہوا۔ (خاکسار نذیر احمد)

مگاڈی (افریقہ) مسٹر سی۔ ڈی۔ سٹیل کے مکان پر جلسہ منعقد ہوا۔ یہاں کے سب کے سب ہندو اور سکھ وقت مقررہ پر آکر جلسہ میں شریک ہوئے۔ خاکسار نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قربانیوں پر ڈیڑھ گھنٹہ تقریر کی۔ (ڈاکٹر بدر الدین احمد)

شوپیاں (کشمیر) مسجد میں شیخ غلام رسول صاحب اور غلام محمد صاحب نے تقریریں کیں۔

گلوان پورہ (کشمیر) کے جلسہ میں محمد جو صاحب نے سیرت خیر البشر پر وعظ کیا۔ (عبدالواحد مولوی فاضل مبلغ کشمیر)

سمالیہ (گجرات) زیر صدارت میاں ابراہیم صاحب جلسہ منعقد ہوا جس میں خاکسار نے تقریر کی (نامہ نگار)

کوٹلی گل (راجن پور) بصدارت مولوی محمد صاحب جلسہ منعقد ہوا۔ مولوی غلام محمد صاحب اور خاکسار نے لیکچر دیئے۔ (عبدالعزیز مدرس)

کینال کالونی (بہاولپور) زیر صدارت شیخ منہاج الدین صاحب ایگزیکٹو انجینئر جلسہ منعقد ہوا جس میں وہاں کے امام مسجد صاحب نے تقریر کی۔ (خاکسار غلام احمد)

احمدی بہنوں کی توجہ کیلئے

جس طرح کشتی بغیر ملاح کے نہیں چل سکتی۔ جس طرح انسان بغیر ہوا۔ غذا۔ اور روشنی کے زندہ نہیں رہ سکتا۔ اور جس طرح اصول صحت پر کاربند ہونے کے بغیر تندرستی محال ہے۔ اسی طرح اس کی روح بھی روحانی غذا کی محتاج ہے۔ اس کے لئے بھی غذائے روحانی لازمی ولابدی ہے۔ غذائے روحانی خواہ درس وتدریس کے ذریعہ ہو۔ یا وعظ وتقریر کے ذریعہ بہرحال اس کا ہونا ضروری ہے۔ اور اس کے بغیر روح کا نشوونما پالینا بالکل محال ہے۔

انسان جس طرح ایک لمبے عرصہ تک کھانا چھوڑ دے۔ تو اس کی زندگی خطرہ کی آغوش میں چلی جاتی ہے۔ یقین جانئے۔ اسی طرح غذائے روحانی کا ایک عرصہ تک نہ ملنا روح کو مُردہ کردیتا ہے۔

احمدی بہنوں سے میری استدعا یہ ہے۔ کہ جس طرح آپ اپنی جسمانی زندگی کے قیام کا اہتمام کرتی ہیں۔ بے شمار کاموں کو چھوڑ کر غذائے جسمانی کا فکر کرتی ہیں۔ اسی طرح اپنی غذائے روحانی کا بھی فکر کریں۔ اور پورے التزام سے اُسے حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ تا آپ کی رُوح بھی خوراک سے کمزور و ناتوان نہ رہ جائے۔

میں آپ کو آپ کے اس فرض کی طرف توجہ دلاتی ہوئی ہمدردانہ مشورہ دیتی ہوں۔ کہ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر آپ پوری توجہ سے ہر ایک تقریر اور لیکچر سنیں۔ اور کسی لیکچر کو ناتمام چھوڑ کر چلے آنا پسند نہ کریں۔ نہ ہی دوسری باتوں میں یہ موقع ضائع کریں۔ ہمارا یہ روحانی اجتماع۔ یہ روحانی دعوت اور یہ روحانی دسترخوان سال میں ایک مرتبہ ترتیب دیا جاتا ہے۔ پس مبارک ہیں وہ جو اس سے فائدہ اٹھائیں۔ جو خوش نصیب ہستیاں اس میں باریابی کا شرف پائیں۔ مناسب ہے۔ کہ وہ اس سنہری موقعہ سے کما حقہ مستفید ہونے کی کوشش کریں۔ نہ صرف خوب سیر ہوں۔ بلکہ سال بھر کے طویل عرصہ کے لئے زائد سرمایہ کے حصول کی بھی کوشش کریں۔

میں بہنوں سے امید رکھتی ہوں۔ کہ ضرور ایسا ہی کریں گی۔ اللہ تعالیٰ آپ کو خیریت کے ساتھ "ارض حرم" میں حاضری کی سعادت عطا فرمائے۔

(مشتاق دید۔ آپکی بہن۔ امۃ الحفیظ۔ از جوار دارالامان)

فیض عام میڈیکل ہال کی پہلی سالگرہ کی خوشی میں

نیز جلسہ سالانہ کی تقریب پر

مندرجہ ذیل ادویات ہیں جو کہ خدا کے فضل سے دن بدن مقبول عام ہو رہی ہیں۔ فی روپیہ ۲ رعایت دی جائیگی۔ یہ رعایت محض اس لئے ہے۔ تاکہ دوست اس نادر موقعہ سے فائدہ اٹھا سکیں۔ ورنہ ہم نے قیمتیں پہلے ہی اس قدر کم رکھی ہیں۔ کہ اس میں کمی کی بالکل گنجائش نہیں۔ لیکن تاہم اس خوشی کے موقعہ پر ۲ فی روپیہ رعایت کر دی ہے۔ اور یہ رعایت صرف ۳۱ دسمبر ۱۹۳۰ء تک ہے۔ ادویہ کی قیمتیں اصل دی گئی ہیں۔ رعایت کے لئے رعایت سالگرہ کا حوالہ دیجئے۔

شربت فولاد

عورتوں کے لئے اعلیٰ قسم فولاد اور دیگر قیمتی ادویہ کا کیمیائی طریق پر بنایا ہوا مفید مرکب ہے۔ کمزور عورتوں میں طاقت پیدا کرتا ہے چہرہ پر سرخی لاتا ہے۔ حیض تکلیف سے آتا ہو۔ یا اپنے وقت سے پہلے بند ہو گیا ہو۔ یا پھر معمول سے زیادہ آتا ہو۔ انشاء اللہ بالکل درست ہو جاتا ہے۔ مرض اٹھرا جیسی خطرناک مرض سے نجات دلا کر مایوس ماں کی گود بھر دیتا ہے۔ تندرست اور مضبوط بچہ پیدا کرتا ہے ماں کا دودھ بڑھا کر بچے کو غیر دودھ سے محفوظ رکھتا ہے۔ ہسٹریا کا تیر بہدف علاج تسلیم کیا گیا ہے۔ قیمت ۵ خوراک عہ محصولڈاک ۸/

کنگ آف ٹانکس (یعنی شہزور)

موسم سرما کے لئے ایک بے نظیر تحفہ ہے۔ اگر آپ چاہتے ہوں۔ کہ کھوئی ہوئی طاقت دوبارہ حاصل ہو جائے۔ مایوسی کی حالت امید سے بدل جائے۔ دماغی اور اعصابی کمزوریوں کا سد باب ہو جائے۔ طبیعت میں جوش دل میں امنگ پیدا ہو۔ سردیوں میں چست معدہ اس قدر مقوی ہو کہ سیروں دودھ گھی ہضم ہو جائے۔ تو ایک بار کنگ آف ٹانکس استعمال کریں۔ قیمت ایک ماہ کی خوراک عہ نصف ماہ کی خوراک چار روپے (للعہ) محصولڈاک ۴/

فیض عام منجن

ایک خوش ذائقہ خوش رنگ اور خوشبودار منجن ہے۔ دانتوں کو صاف اور چمکیلا بناتا ہے۔ منہ کی بدبو دور کرتا ہے۔ اس کا استعمال دانتوں جیسی قیمتی چیز کو ہر بیماری سے محفوظ رکھتا ہے۔ قیمت ایک شیشی ۴ر کم سے کم ایک روپیہ کا منگوائیں جس کے لئے محصولڈاک ۴/

تیار کردہ **فیض عام میڈیکل ہال قادیان پنجاب**

ضرورت

تاج کمپنی لمیٹڈ لاہور کو چند ایسے شریف۔ سمجھدار اور محنتی آدمیوں کی ضرورت ہے۔ جو ذیل کے کام کر سکیں۔

کمپنی ہذا کے تیار کردہ خوشبودار تیلوں اور عطروں وغیرہ کے نمونے مختلف شہروں کے دوکانداروں کو دکھلا کر فرمائشیں حاصل کر سکیں۔ ایک معمولی تجربہ کا انسان بھی یہ کام کر کے سو ڈیڑھ سو ماہوار کما سکتا ہے۔ کیونکہ تمام اشیاء بالکل خالص اور اعلیٰ درجے کی ہیں۔ پیکنگ انشاء اللہ نہایت شاندار اور دیدہ زیب ہے۔ کسی دوسرے کارخانہ کو ایسا اعلیٰ درجہ کا پیکنگ تیار کرنے کا حوصلہ نہیں ہو سکتا:۔

(۲) کمپنی ہذا کے حصص فروخت کرنے پر کمیشن معقول دیا جاتا ہے۔

(۳) خود حصص خرید کر کمپنی کا حصہ دار بنئے اور گھر بیٹھے معقول نفع حاصل کیجئے:۔

مکمل حالات کے لئے پتہ ذیل پر خط و کتابت کریں۔

شیخ عنایت اللہ اینڈ کو منیجنگ ایجنٹس
تاج کمپنی لمیٹڈ لاہور

مفت غیبی فرشتہ بالکل مفت

بڑے بڑے پیالے مت پیو

جن لوگوں کی صحت بالکل بگڑ چکی ہو۔ اور جسم پر مردنی سی چھائی رہتی ہو۔ طبیعت ہر وقت بے چین رہتی ہو۔ قلت دم کی وجہ سے اعصاب کمزور ہو کر ڈھیلے پڑ چکے ہوں۔ اور قوت ہاضمہ بھی اپنا جواب دے چکی ہو۔ لطیف سے لطیف غذا بھی ہضم نہ ہوتی ہو۔ اور ہر وقت کھٹے ڈکار آتے ہوں۔ وہ ہمارا تیار کردہ سفوف غیبی فرشتہ جو کہ نہایت خوشبودار اور خوش ذائقہ ہونے کے علاوہ قلیل المقدار بھی استعمال کرنا پڑتا ہے۔ استعمال کریں۔ میں ایماناً کہتا ہوں کہ دنوں میں آپ سیروں دودھ گھی ہضم کرنے کے قابل ہو جائیں گے اور تمام جسمانی خرابیاں دور ہو کر چند دنوں میں جسم مثل کندن کے دمکنے لگ جائیگا۔ زیادہ لفاظی فضول مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار بگوید بصورت عدم فائدہ واپسی دام کی شرط ہے۔ ایک دفعہ ضرور آزمائش کریں۔ قیمت فی ڈبیہ سفوف غیبی فرشتہ عہ

سنیاسی لیپن برائے جملہ امراض چشم منٹوں میں فائدہ دینے والا اور عینک سے بے نیاز کرنیوالا۔ تمام عمر نظر کو یکساں رکھنے والا۔ فی ڈبیہ عہ

المشتہر:۔ ایمانی سوداگر ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائلپور

خنازیر اور بھگندر میں اپریشن نہ ہوگا

بھیجے رحمت خداوندی (قاطع ہوئی)

اگر ہماری یہ دوائی امراض مندرجہ صدر کو اور ہر قسم کے ناسور کو محض ۲۵ یوم کے خوردنی استعمال سے بیخ و بن سے نہ اکھاڑ ڈالے۔ تو حلفیہ لکھنے پر کہ فائدہ نہیں ہوا۔ ہم قیمت واپس کرنے کی ذمہ داری لیتے ہیں۔ یہ دوائی بحکم خدا سو فیصدی کامیاب ثابت ہوئی ہے۔ صدہا روپیہ اپریشن پر خرچ کرنے اور تکلیف اٹھانے کی ضرورت نہیں۔ اور نہ کسی دوائی لگانے اور جلاب کا جھگڑا۔ اور کشتہ جات سے پاک۔ آپ بدظنی سے اس دوائی کے فوائد سے محروم نہ رہیں۔ اگر اعتبار نہیں تو مطب میں آکر علاج کرائیں اس صورت میں قیمت بعد فائدہ لی جاویگی۔ قیمت دوائی صر علاوہ محصولڈاک

منیجر دار الشفا فیض عام ڈاکخانہ ادگور نمنٹ ریاست پٹیالہ

ضرورت ہے

ایک مبایع احمدی قوم مستری عمر تقریباً ۳۰ سال آمدن ماہوار ۶۰ روپے کے لئے ایک رشتہ کی۔ لڑکی بیوہ ہو یا کنواری۔ کسی قوم کی ہو۔ اور دو حسین لڑکیوں کے لئے نوجوان حسین کنوارے لڑکوں کی جن کی آمدن تنخواہ ۵۰ و ۶۰ روپے سے کم نہ ہو خط و کتابت بنام غلام یٰسین احمدی امام مسجد احمدیہ خوشاب ضلع شاہ پور

حب اٹھرا

اگر آپ کو اولاد حاصل کرنے کی حقیقی تڑپ ہے تو آپ اپنے گھر میں حب اٹھرا استعمال کرائیں۔ اس کے کھانے سے بفضل خدا ہزاروں گھر صاحب اولاد ہو چکے ہیں۔ جو اٹھرا کی بیماری کا نشانہ بن چکے تھے۔ مرض اٹھرا کی شناخت یہ ہے۔ کہ اس سے بچے چھوٹے ہی فوت ہو جاتے ہیں۔ یا حمل گر جاتے ہیں۔ یا مردہ پیدا ہوتے ہیں۔ اس کو عوام اٹھرا کہتے ہیں۔ اس بیماری کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح اول مولانا مولوی نورالدین صاحب مرحوم طبیب کی مجرب حب اٹھرا اکسیر کا حکم رکھتی ہے۔ یہ گود بھری بے مثل گولیاں حضور کی مجرب اور ان اندھیرے گھر کا چراغ ہیں۔ جن کو اٹھرا نے گل کر رکھا تھا۔ آج وہ خالی گھر خدا کے فضل سے پیارے بچوں سے بھر ہوئے ہیں۔ ان گود بھری گولیوں کے استعمال سے بچہ ذہین۔ خوبصورت اور اٹھرا کے اثرات سے محفوظ پیدا ہوتا ہے۔ آزما کر فائدہ اٹھائیں۔

قیمت فی تولہ (عہ)

شروع حمل سے آخر رضاعت تک ۹ تولہ گولیاں خرچ ہوتی ہیں۔ یکدم نو ۹ تولہ منگوانے پر عہ روپیہ فی تولہ اور نصف منگوانے پر صرف محصول معاف

مقوی دانت منجن

منہ کی بدبو دور کرتا ہے۔ دانتوں کی جڑیں کیسی ہی کمزور ہوں دانت ہلتے ہوں۔ گوشت خورہ سے تنگ آگئے ہوں دانتوں سے خون آتا ہو۔ پیپ آتی ہو۔ دانتوں میں میل جمتی ہو۔ زرد رنگ رہتے ہوں۔ اور منہ سے پانی آتا ہو۔ اس منجن کے استعمال سے سب نقص دور ہو جاتے ہیں۔ اور دانت موتی کی طرح چمکتے ہیں۔ اور منہ خوشبودار رہتا ہے۔ قیمت بارہ آنے (۱۲ر)

سرمہ نورالعین

اس کے اجزا موتی و ممیرا ہیں۔ یہ آنکھوں کے امراض کا مجرب علاج ہے۔ آنکھوں کی روشنی بڑھانیوالا۔ دھند۔ غبار۔ ککرے۔ خارش۔ جالا۔ ناخونہ۔ ضعف چشم۔ پڑبال کا دشمن ہے۔ موتیابند دور کرتا ہے۔ آنکھوں کے لیس دار پانی کو روکنے میں بے مثل ہے۔ پلکوں کی سرخی اور موٹائی دور کرنے میں بے نظیر ہے۔ ننگی ہڑی پلکوں کو تندرست کرنا۔ اور پلکوں کے گرے ہوئے بال از سر نو پیدا کرنا۔ اور زیبائش دینا خدا کے فضل سے اس پر ختم ہے۔ قیمت فی شیشی دو روپیہ (عہ)

المشتہران:۔ نظام جان عبداللہ جان معین الصحت قادیان

صرف ایک دفعہ تین سو روپیہ لاگت لگاکر ایک سو روپیہ ماہوار منافعہ حاصل کیجیے

ہمارا آہنی خراس (بیل چکی) لگاکر چھ روپے روزانہ آمدنی اور خرچ نکالکر خالص منافعہ یکصد روپیہ ماہوار رہے گا۔ خراس کے حالات تخمینہ و مشینری کے لئے ہماری باتصویر فہرست طلب فرمائیے:۔

ایم اے رشید اینڈ سنز بٹالہ پنجاب

ضرورت رشتہ

یو۔پی کے ایک خاندان کی دو مخلص احمدی اردو عربی۔ انگریزی تعلیم یافتہ لڑکیوں کیلئے جنکی عمر ۱۵۔۱۷ سال ہے۔ شریف اور برسرروزگار تعلیمیافتہ رشتوں کی ضرورت ہے۔ مفصلہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں۔ عبدالحکیم احمدی ہیڈ کوارٹر رائل ایر فورس نئی دہلی

رشتہ کی ضرورت

ایک احمدی لڑکی کے لئے جس کی عمر قریباً ۱۵ سال ہے۔ تندرست مڈل پاس ہے۔ عربی۔ فارسی۔ انگریزی اور کتب حضرت مسیح موعود پڑھی ہیں رشتہ کی ضرورت ہے۔ لڑکا کنوارہ اور تندرست احمدی مبائع تعلیم یافتہ برسر روزگار یا کاروباری ہو۔ ذات کا پٹھان نہ ہو۔ خواہشمند صاحب ذیل پتہ سے خط و کتابت کریں۔

محمد بشیرالدین گرداور قانونگو تحصیل موده ضلع ہمیرپور ڈاکخانہ گول (یو۔پی)

بے روزگاری سے نجات حاصل کرنے کا ذریعہ

اس وقت یہی ہے کہ:۔

آپ امریکہ کے سربند سیکنڈ ہینڈ کوٹوں اور نیز کٹ پیسز کی تجارت کریں۔ جس میں آپ کو معقول منافع ہو سکتا ہے۔ اب ہم نے قیمتوں میں بھی مزید رعایت کر دی ہے۔ یعنی یک صد مردانہ ہاف کوٹوں کی گانٹھ درجہ اول صرف یک صد ستر روپے میں۔ کٹ پیس کی گانٹھ جس میں مختلف قسم کے عمدہ اور اعلیٰ کپڑے کے نمونے ہونگے۔ صرف ڈیڑھ سو روپے میں۔ یہ کٹ پیس ہر جگہ پسند کیا جاتا۔ اور فروخت کرنے والے کو معقول منافع دیتا ہے۔ مال گاڑی کا کرایہ بھی بذمہ کمپنی۔ آرڈر کے ہمراہ پچیس فیصدی پیشگی قیمت آنی ضروری ہے۔ اگر آپ خود کسی وجہ سے تجارت کرنے سے قاصر ہوں۔ تو یک صد روپیہ یا اس سے زائد جس قدر مہیا کر سکیں۔ کمپنی ہذا کے کاروبار پر لگا کر گھر بیٹھے معقول منافع حاصل کریں۔ ہر مقام کے لئے مستعد اور بارسوخ ایجنٹوں کی ضرورت ہے:۔

ایک آنہ کا ٹکٹ بھیجکر قواعد و پرائس لسٹ طلب کریں

دی اینگلو امریکن ٹریڈ کمپنی بمبئی نمبر ۸

تار کا پتہ:۔ Victorious

ایک باموقعہ قطعہ اراضی قابل فروخت ہے

جو محلہ دارالعلوم میں مسجد نور عمارت جامعہ احمدیہ و ہائی سکول اور جلسہ گاہ کے بہت قریب ہے۔ رقبہ قریباً آٹھ کنال ہے۔ اس کی اصل شرح ۵ روپیہ فی مرلہ ہے۔ مگر جلسہ کے لئے شرح بیس روپیہ فی مرلہ یعنی چار سو روپیہ فی کنال کر دی گئی ہے۔ اور سالم قطعہ کی صورت میں دس فیصدی مزید رعایت ہوگی۔

نوٹ۔ بعض اور قطعات بھی دس دس مرلہ اور ایک ایک کنال کے قادیان کی نئی آبادی کے تمام محلوں میں قابل فروخت ہیں۔ اور ہر قطعہ کی قیمت بازاری ریٹ کے مطابق مقرر ہے۔ موقع و محل کا پتہ نقشہ آبادی قادیان سے بآسانی لگ سکتا ہے۔ جو آجکل رعایتی قیمت پر صرف ۸ر کو قادیان کے تاجران کتب سے مل سکتا ہے۔

خاکسار محمد اسماعیل احمدی (مولوی فاضل) قادیان

معجون حیات یاقوتی

ایک بزرگ ولی اللہ کا عطیہ ہے۔ قیمتی جواہرات۔ بوٹیوں اور مشک وغیرہ اجزا سے مرکب ہے۔ تقویت اعضاء رئیسہ کے لئے بفضلہ تعالیٰ بے خطا چیز ہے۔ کیسی ہی گھبراہٹ اضطراب اور تکان کیوں نہ ہو۔ ایک ہی خوراک سے دور ہو جاتی ہے۔ مستورات کے رحمی امراض ہاسٹیریا کے لئے نہایت مفید ہے۔ قیمت فی ڈبیہ (۳۰ خوراک) سے [illegible]

حکیم محمد الدین احمدی گوجرانوالہ

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

——— لندن۔ یکم دسمبر۔ ہندوستان کے جدید دستور حکومت میں اقلیتوں کی پوزیشن کے مسئلہ کا تصفیہ۔ اور ہر اقلیت کے مخصوص حقوق اور دعاوی کا فیصلہ کرنے کے متعلق ہندو مسلمان سمجھوتہ کی گفت و شنید کلیۃً منقطع ہو چکی ہے۔ سر ہزہائی نس سر آغا خان نے مسلمانوں کی طرف سے ہندو لیڈروں کو مطلع کر دیا ہے۔ کہ مسلمانوں نے ۱۴ نکات پر قائم رہنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ اور وہ ان سے سر مو بھر ادھر ادھر ہونے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ کیونکہ یہ ان کے اقل ترین مطالبات ہیں۔

——— لندن۔ یکم دسمبر۔ آج گول میز کانفرنس نے ایک اجلاس میں برما کو ہندوستان سے علیحدہ کرنے کا اصول منظور کرنے کے بعد ایسے حالات پر غور و خوض کرنے کے لئے ایک کمیٹی مقرر کی۔ جن کے ماتحت منصفانہ شرائط کی بناء پر برما ہندوستان سے علیحدہ ہو سکے۔ اور کمیٹی سے کہا۔ کہ وہ اصل مقصد کے حصول کیلئے بہترین طریق بتائے۔

——— حاجیوں کا پہلا جہاز "ضوانی" ۴ جنوری کو یا اس سے پہلے زنقریباً ۹ شعبان المعظم کو) کراچی سے روانہ ہوگا۔ جہاز کا واپسی کرایہ ایک سو اسی روپیہ ہے۔

——— کلکتہ۔ ۲ر دسمبر۔ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ مسٹر ورین مخبری مقتول انسپکٹر پولیس کے قتل کے سلسلہ میں جنہیں چاند پور سٹیشن پر قتل کر دیا گیا تھا۔ کل ۱۱ بجے دو بنگالی نوجوان ڈسٹرکٹ بورڈ روڈ پر گرفتار کر لئے گئے۔ جو چاند پور سے لکسر کی طرف جا رہے تھے۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ وہ مقدمہ چٹاگانگ کے مفرور ہیں۔ ان کے پاس تین بھرے ہوئے ریوالور۔ ایک بھرا ہوا بم۔ بہت سے کارتوس اور مشعلیں تھیں۔

——— کانپور۔ یکم دسمبر۔ صبح چھ بجے پولیس کی ایک پارٹی ڈی۔ اے۔ وی کالج کے سامنے سڑک پر جا پہونچی۔ تو اس وقت نواب گنج والی سڑک سے ایک نوجوان لڑکا آیا۔ وہ پہلے ڈی اے۔ وی کالج کا طالب علم رہ چکا ہے۔ پولیس کی نمائش اور رنگ ڈھنگ دیکھ کر وہ نوجوان جلدی سے اپنی جیب سے ریوالور نکالنے لگا۔ خفیہ پولیس کے انسپکٹر نے اسکے ہاتھوں کو مضبوطی سے پکڑ لیا۔ مگر اس نے جھٹکا دے کر ہاتھ چھڑا لئے۔ اور فوراً پستول نکال کر فائر کرنے شروع کر دیئے۔ پہلا فائر اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس پر کیا گیا۔ اور گولی ان کی ران میں لگی۔ دوسری گولی حوالدار کے ہاتھ میں لگی۔ تیسری گولی ایک کانسٹیبل کی پیٹھ میں لگی۔ کپتان پولیس موقعہ پر پہونچ گیا۔ اس نے آتے ہی نوجوان کو گولی کا نشانہ بنایا جس سے وہ مرگیا۔

——— سابق مہاراجہ اندور کی دوسری لڑکی کی پیدائش پیرس میں ہندو رسم و رواج کے مطابق منائی جا رہی ہیں۔ ہندو پجاری خاص اس مقصد کے لئے ہندوستان سے یہاں آئے ہیں۔ جو ۲۴ گھنٹے رسوم میں مصروف رہتے ہیں۔

——— لندن۔ ۳۰ر نومبر۔ اندازہ لگایا گیا ہے۔ کہ گول میز کانفرنس پر کل خرچ ایک لاکھ پونڈ ہوگا۔

——— لاہور۔ یکم دسمبر۔ آج مسٹر رام ناتھ نو تعینات اسپیشل مجسٹریٹ کی عدالت میں سازش کے دسہرہ بم کیس کی سماعت عبدالغنی ملزم کے خلاف ہوئی۔ عدالت نے ملزم کے بیانات قلمبند کئے۔ جن میں ملزم نے پولیس تفتیش کنندہ پر سنسنی خیز الزامات لگائے۔

——— علی گڑھ۔ ۱ر دسمبر۔ آج ہزایکسیلنسی وائسرائے اور لیڈی ارون سپیشل ٹرین کے ذریعہ سے علی گڑھ وارد ہوئے۔ ریلوے سٹیشن پر ڈاکٹر راس مسعود۔ مہاراجہ محمود آباد۔ نواب سر مزمل اللہ خان اور دیگر افسران ضلع نے آپ کا خیر مقدم کیا۔ وائسرائے اور لیڈی ارون سیدھے یونیورسٹی میں تشریف لے گئے۔ یونیورسٹی ہال میں آپ کی خدمت میں ایک سپاسنامہ پیش کیا گیا۔ آپ کی آمد کی خوشی میں ہزہائینس نواب صاحب بہاولپور کی طرف سے ڈاکٹر راس مسعود نے ایک لاکھ روپیہ کے عطیہ کا اعلان کیا۔

——— لندن۔ ۱ر دسمبر۔ وزیر اعظم نے مجلس انتخاب معاہدین کی اس سفارش کو منظور کر لیا ہے۔ کہ مندرجہ ذیل ۲۹ اشخاص پر مشتمل دوسری سب کمیٹی مرتب کی جائے۔ جو صوبوں کے نظام کے متعلق تحقیقات کر کے رپورٹ کرے۔ مسٹر ہنڈرسن صدر۔ مارکوئس آف زیٹلینڈ سر ہملٹن۔ مسٹر ووڈ۔ سر ہدایت اللہ۔ سر شاہنواز بھٹو۔ سر فضل الحق نواب صاحب چھتاری۔ چودھری ظفر اللہ خان۔ سر عبد القیوم۔ مہاراجہ نواں نگر۔ سر چمن لال۔ مسٹر کرشنا سوامی آچاریہ۔ مسٹر جے دیو۔ سر چمن لال ستیلواڈ۔ سر کاؤس جی جہانگیر۔ سر پروپلاش۔ مسٹر برلا۔ کالیدی۔ مسٹر رام چندرا راؤ۔ سر اے۔ پی پٹرو۔ مسٹر چنتامنی۔ مسٹر تانبے۔ راجہ نریندرا ناتھ۔ مہاراجہ دربھنگا۔ سر بھرو۔ مسٹر پال۔ مسٹر جوشی۔ مسٹر اسمبیڈکر۔ سردار سمپورن سنگھ۔ ریاستوں کے تین نمائندے بحیثیت تماشائیوں کے شریک ہونگے۔ کیونکہ اس سب کمیٹی کے تصفیہ طلب معاملات صوبجات کے لئے زیادہ اہمیت رکھتے ہیں۔ اور ریاستوں کے مفاد سے براہ راست تعلق نہیں رکھتے۔

——— نئی دھلی۔ ۲ر دسمبر۔ ہزایکسیلنسی لارڈ ارون نے علی گڑھ یونیورسٹی میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا۔ میرا یہ کہنا بالکل صحیح اور واقعات پر مبنی ہے۔ کہ مسلمان اپنی قوم کے مستقبل سے گہری دلچسپی رکھتے ہیں۔ ان کے لئے علی گڑھ قومی امیدوں کا اور مغربی علوم و فنون کی شمع کا حکم رکھتا ہے۔ میں اس درسگاہ کی ترقی اور فلاح میں حصہ لینے سے کبھی کوتاہی نہیں کرونگا۔ علی گڑھ کے کامیاب اور نیک طلباء کے حقوق ملازمت کبھی نظر انداز نہیں کئے جائیں گے۔

——— کولمبو۔ ۲ر دسمبر۔ سیلون سے ہندوستانی مزدور بیکاری کا شکار ہو کر تعداد کثیر میں واپس آ رہے ہیں۔ ان کی تعداد اس قدر بڑھ گئی ہے۔ کہ ان کو مدراس ریلوے پر مفت ریلوے وارنٹ دیئے جا رہے ہیں۔

——— لاہور۔ ۲ر دسمبر۔ آج صبح عدالت عالیہ کے جج مسٹر جسٹس ہیرسین کی موٹر میں دفعتاً آگ لگ گئی۔ وہ صبح اپنی کوٹھی سے عدالت عالیہ میں آئے۔ اور موٹر شیڈ میں رکھوا دی۔ تھوڑی دیر کے بعد موٹر سے دھواں نکلتا دکھائی دیا۔ اچانک ایک کانسٹیبل کی نظر ادھر پڑ گئی۔ اور اس نے فوراً بھاگ کر اطلاع دی۔ موٹر کی پچھلی نشست کو نقصان پہونچا۔ مسٹر جسٹس نے کانسٹیبل کو بروقت اطلاع دینے کے صلے میں پانچ روپے انعام دیا۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ اتفاق سے جلتا ہوا سگریٹ موٹر میں پڑا رہا۔ جس کی وجہ سے آگ لگ گئی۔

——— دھلی۔ ۲ر دسمبر۔ دھلی میں نشتری گیٹ طبیہ کالج میں ایک بھرا ہوا بم پایا گیا۔ جس پر "خطرناک" لکھا ہوا تھا۔ لیکن کالج کے دو طالب علموں نے یہ دیکھنے کے لئے اسے اٹھا لیا۔ کہ اس میں کیا کچھ ہے۔ بم یکایک پھٹ گیا۔ اور دونوں طالب علموں کے چہرے پر زخم آئے۔ چاندنی چوک میں راہ گیروں پر جن میں یورپین بھی تھے ایک بم پھینکا گیا۔ جس کے پھٹنے سے دھماکا ہوا۔ لیکن کوئی شخص مجروح نہیں ہوا۔

——— لندن۔ ۲ر دسمبر۔ لارڈ سٹون ہیون کی جگہ سر آئزک آسٹریلیا کے گورنر جنرل بنائے گئے۔ آپ کے تقرر سے برطانیہ عظمیٰ اور مستعمرات کے تعلقات میں اہم تبدیلیوں کا باب کھل گیا ہے۔ گذشتہ امپیریل کانفرنس کا یہ پہلا عملی نتیجہ ہے۔ جس میں درجہ مساوات تسلیم کر لیا گیا تھا۔ سر آئزک ہفتاد سالہ ہیں۔ آپ عدالت عالیہ کے چیف جسٹس رہ چکے ہیں۔ آپ پہلے آسٹریلین ہیں۔ جو گورنر جنرل کے عہدہ پر فائز کئے گئے ہیں۔

——— واشنگٹن۔ ۳ر دسمبر۔ ریاستہائے متحدہ امریکہ کے صدر مسٹر ہوور نے ایک پیغام میں جو انہوں نے اپنی کانگریس کے نام بھیجا ہے۔ تجارتی کساد بازاری پر روشنی ڈالی ہے۔ اور ۱۲ کروڑ ۳۰ لاکھ ڈالر کی کمی دکھائی ہے۔ تاہم انہوں نے یقین دلایا ہے کہ قوم کی اقتصادی زندگی کی بنیاد کو کوئی خطرہ یا نقصان لاحق نہیں۔ مسٹر ہوور نے بتایا۔ کہ اپریل کی مردم شماری کے مطابق بے کاروں کی تعداد ۲۵ لاکھ نفوس ہے۔

——— رنگون۔ ۲ر دسمبر۔ ۲۸ر نومبر کی رات کو مولمین کے قریب موضع ٹردن میں پولیس کا ایک سپاہی پاگل ہو گیا۔ جس نے ۵ اشخاص کو گولی سے ہلاک اور ۵ کو زخمی کرنے کے بعد اپنے آپ کو بھی ختم کر دیا۔ واقعات یوں بیان کئے جاتے ہیں۔ کہ ایک برمی نان کمشنڈ افسر کے ماتحت ملٹری سوار پولیس کے ۱۴ سپاہی رات کے وقت گشت کر رہے تھے۔ ان میں سے ایک سپاہی رتی رام نے یک لخت مسٹر ہیلانگ جوان کے ساتھ ۔۔

۔۔ بطور افسر پٹرول کر رہا تھا۔ بندوق سے فائر کر دیا۔ اور بلا تحاشا گولیاں برسانی شروع کر دیں۔ سپرنٹنڈنٹ پولیس اور کچھ دوسرے افسر موقعہ پر پہونچے۔ اور رتی رام کو حکم دیا۔ کہ وہ اپنی بندوق رکھدے۔ مگر اس نے ہتھیار ڈالنے سے انکار کر دیا۔ بلکہ اس نے ان پر ۳ گولیاں چلائیں۔ پو پھٹنے پر معلوم ہو۔ کہ رتی رام مرگیا ہے۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ اس نے اپنی بندوق سے ۵۴ گولیاں چلائیں۔

(عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپ کر مالکان کے لئے قادیان سے شائع کیا)